TUE.11.March 2025
VOLUME:20 NO:62
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
نانديڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروزمنگل 11/مارچ 2025
جلد:20 شمارہ: 62
10/رمضان المبارک 1446ھ
قیمت 00=3روپئے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

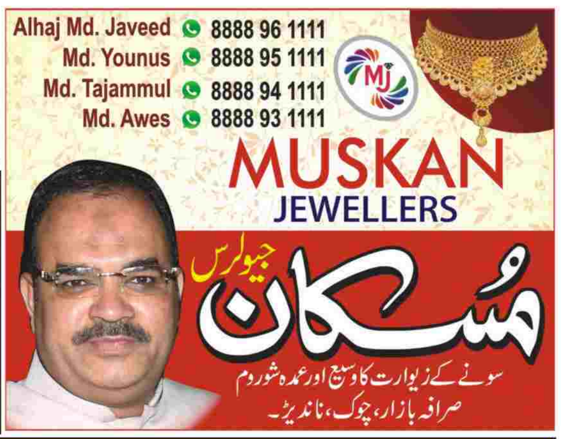

مدھیہ پردیش میں فرقہ وارانہ تشدد

3 کاروں اور 12 دو پہیہ گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی

مہوٹاؤن:10/ مارچ (ایجنسیز) مدھیہ پردیش کے مہوٹاؤن میں فرقہ وارانہ تشدد۔ 3 کاروں اور 12 دو پہیہ گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی اتوار کی رات پیش آئے واقعہ میں 4 افراد زخمی ہوئے۔ مہو/ اندور (پی ٹی آئی) مدھیہ پردیش کے مہوٹاؤن میں انڈین کرکٹ ٹیم کی آئی سی سی چمپئنس ٹرافی فائنل میں جیت پر نکالی گئی ریالی پر سنگباری اور جھڑپوں کے سلسلہ میں 13 افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ عہدیداروں نے پیر کے دن یہ بات بتائی۔ اتوار کی رات پیش آئے واقعہ میں 4 افراد زخمی ہوئے۔ اندور کے کلکٹر آشیش سنگھ نے میڈیا کو یہ بات بتائی۔ پولیس کے بموجب ضلع اندور کے مہوٹاؤن کے مختلف علاقوں میں تشدد کے 5 واقعات پیش آئے۔ 3 کاروں اور کئی دو پہیہ گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ کلکٹر نے کہا کہ پولیس نے تا حال 13 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ ان پر آتشزنی اور تشدد برپا کرنے کا الزام ہے۔ صورت حال اب قابو میں ہے۔ بعض کے خلاف ناسا کے تحت کارروائی ہوگی۔ مزید ایف آئی آر بھی درج ہوں گی۔ واقعات کے تعلق سے ویڈیوز بھی منظر عام پر آئی ہیں۔ علاقہ میں فی الحال امن بحال کر دیا گیا ہے۔ کسی کو بھی بخشا نہیں جائے گا۔ کلکٹر نے لوگوں سے کہا کہ وہ افواہیں نہ پھیلائیں۔ واقعہ کی وجہ کے بارے میں پوچھنے پر کلکٹر نے کہا کہ ایک مسجد کے قریب مسئلہ پیدا ہوا۔ جلوسیوں کا دوسرے گروپ سے جھگڑا ہوا جس کے بعد دھکم پیل شروع ہوگئی۔ ابتدائی اطلاع کے مطابق آتشبازی پر بحث وتکرار ہوئی۔ مہو پولیس اسٹیشن انچارج راہول شرما نے کہا کہ 3 کاروں اور 12 دو پہیہ گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس تمام 5 واقعات (ٹال محلہ' سیوا مارگ' پٹی بازار' مانک چوک اور جامع مسجد علاقہ) کی تحقیقات کر رہی ہے۔ سارے سی سی ٹی وی فوٹیج اور لوگوں نے موبائل پر جو ویڈیو بنائے ان کی جانچ کی جارہی ہے تا کہ آتشزنی' توڑ پھوڑ اور سنگباری میں ملوث افراد کی شناخت کی جائے۔ کل رات دیر گئے سیکوریٹی فورس کا بڑا دستہ مہوٹاؤن پہنچ گیا۔ یہ ٹاؤن اندور ضلع مستقر سے 25 کیلومیٹر واقع ہے۔

ہلدوانی تشدد: اترا کھنڈ ہائی کورٹ میں

22 ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت پر سماعت مکمل، فیصلہ محفوظ

نینی تال: (ایجنسیز) ہلدوانی تشدد معاملے میں مبینہ طور پر پولیس کی زیادتی کے شکار 22 ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت عرضی پر سماعت اترا کھنڈ ہائی کورٹ کی نینی تال بنچ میں مکمل ہوگئی۔ سماعت کے دوران ملزمین کی طرف سے سینئر ایڈووکیٹ نتیا رام کرشنن نے عدالت کو بتایا کہ اس سے قبل عدالت نے 50 ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت منظور کی تھی۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ آج عدالت میں 22 ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت کی عرضی والا معاملہ بھی انہی 50 ملزمین کے یکساں ہے، اس لیے پہلے سے ضمانت پر رہا ملزمین کی طرح ان ملزمین کو بھی ضمانت پر رہا کیا جانا چاہیے۔ ملزمین کے مقدمات کی پیروی جمعیۃ علمائے ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کی ہدایت پر کی جارہی ہے۔ یہ ملزمین فروری 2024 سے جیل میں بند ہیں۔ جبکہ ہلدوانی سیشن کورٹ نے ان کی ڈیفالٹ ضمانت عرضیاں 3 جولائی 2024 کو خارج کردی تھیں۔ 9 مارچ کو سماعت کے دوران سینئر ایڈووکیٹ نتیا رام کرشنن کی دلیل سننے کے بعد اترا کھنڈ ہائی کورٹ کی 2 رکنی بنچ کے جسٹس پنکج پروہت اور جسٹس منوج کمار تیواری نے سرکاری وکیل سے پوچھا کہ کیا ان ملزمین کا معاملہ بھی انہی ملزمین جیسا ہے جنھیں پہلے ضمانت دی جا چکی ہے؟ سرکاری وکیل ہاں میں جواب دیا، حالانکہ یہ بھی بتایا کہ ان معاملوں میں معمولی فرق ہے۔ عدالت نے سرکاری وکیل کو ہدایت دی کہ وہ پہلے والے ملزمین اور ابھی ضمانت کی عرضی داخل کرنے والے ملزمین کے معاملوں میں کیا فرق ہے، اسے واضح کریں۔ بہرحال، 9 مارچ کو سینئر ایڈووکیٹ نتیا رام کرشنن کے گزارش پر عدالت نے 22 ملزمین کے ذریعہ داخل ڈیفالٹ ضمانت عرضیوں پر فیصلہ محفوظ رکھ لیا۔ سماعت کے دوران ایڈووکیٹ رام کرشنن نے یہ بھی بتایا کہ جانچ ایجنسی نے گرفتاری کے 90 دنوں کے بعد ملزمین کے خلاف یو اے پی اے (غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کا قانون) کا انفورسمنٹ کر دیا تا کہ ملزمین کو ضمانت سے محروم کیا جا سکے اور ایجنسی کو جانچ کے لیے زیادہ وقت مل سکے۔ اس دوران عدالت نے 4 دیگر ملزمین کے ذریعہ داخل مستقل ضمانت کی عرضیوں پر ریاستی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے حکم دیا کہ وہ 4 ہفتوں کے اندر اپنا جواب پیش کریں۔ ملزمین ضیا رحمن، محمد تسلیم، عبدالرحمن اور ضیا رحمن احمد کی مستقل ضمانت عرضیوں پر یہ ہدایت عدالت نے جاری کی۔ اترا کھنڈ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے ہلدوانی تشدد معاملے سے متعلق ضمانت عرضیوں کی جلد سماعت کے لیے فریق دفاع کے وکیلوں کی عرضی پر ایک خصوصی بنچ کی تشکیل کی ہے تا کہ ان عرضیوں کا نمٹارا جلد ہو سکے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال 8 فروری کو ہلدوانی شہر کے مسلم اکثریتی علاقہ بن بھول پورہ میں بدامنی پیدا ہوگئی تھی، جب پولیس نے مبینہ طور پر غیر قانونی طریقے سے تیار مسجد و مدرسہ کو منہدم کرنے کے لیے قدم بڑھایا تھا۔ انہدامی کارروائی سے قبل پولیس اور علاقے کے لوگوں کے درمیان تصادم ہو گیا، جس کے بعد پولیس کی گولی باری میں 5 مسلم نوجوان کی موت ہوگئی تھی۔ اس حادثہ کے بعد بن بھول پورہ پولیس نے 101 مسلم مردوں و خواتین کے خلاف 3 معاملے درج کیے تھے اور ان پر بڑے قانونی التزامات کے تحت یو اے پی اے لگا دیا تھا۔

'اورنگ زیب ؒکی قبر کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے منہدم کرنا ممکن لیکن...'

وزیر اعلیٰ فڑنویس نے اورنگ زیب مخالفین کو حقائق سے کیا آشنا

ممبئی: سماجوادی پارٹی کے معروف لیڈر اور مہاراشٹر کی سیاست کا ایک بڑا نام ابو عاصم اعظمی نے جب سے مغل بادشاہ اورنگ زیب کی تعریف میں بیان دیا ہے، ریاست کا سیاسی پارہ بڑھا ہوا ہے۔ لگاتار ابو عاصم اعظمی کی تنقید ہو رہی ہے اور ساتھ ہی اورنگ زیب کی قبر کو منہدم کرنے کا مطالبہ بھی زور پکڑتا جا رہا ہے۔ اس معاملے میں مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ایک بیان میں وضاحت پیش کی ہے کہ آخر اورنگ زیب کی قبر کو منہدم کرنا کیوں مشکل ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ایک تقریب کے بعد نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم سبھی لوگوں کو لگتا ہے چھترپتی سنبھاجی نگر (پرانا نام اورنگ آباد) سے مغل بادشاہ اورنگ زیب کی قبر کو منہدم کر دیا جائے۔ حالانکہ ایسا کرنا صرف قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔'' دیویندر فڑنویس کا کہنا ہے کہ اورنگ زیب کی قبر اے ایس آئی (آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا) کے تحت ایک محفوظ اسمارک (یادگار) ہے۔ کانگریس کی مدت کار میں اس قبر کو اے ایس آئی کا تحفظ فراہم کیا گیا تھا۔ اس لیے قبر کو منہدم کرنا آسان نہیں ہے، اس کے لیے قانونی راستہ ہموار کرنا ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ چھترپتی سنبھاجی نگر ضلع میں واقع اورنگ زیب کی قبر کو منہدم کرنے کا مطالبہ بی جے پی کے ستارا سے رکن پارلیمنٹ ادین راجے بھوسلے نے کی تھی۔ اسی کے جواب میں وزیر اعلیٰ فڑنویس نے وضاحت کی اور اورنگ زیب مخالفین کو حقائق سے آشنا کرایا۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ ''ہم سبھی ایک ہی بات مانتے ہیں، لیکن کچھ بھی قانون کے تحت ہی کیا جانا چاہیے۔''

'نہیں گھٹ رہی مہنگائی! فروری ماہ میں نان ویج تھالی' کی

قیمت پھر بڑھی، کریسل کی رپورٹ میں انکشاف

نئی دہلی: ہندوستان میں مہنگائی دن بہ دن بڑھتی جارہی ہے۔ اس کی تازہ مثال فروری ماہ میں 'نان ویج' تھالی کی بڑھی ہوئی قیمت ہے۔ ایک رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ نان ویج تھالی کی قیمت تقریباً 6 فیصد بڑھ گئی ہے۔ حالانکہ ایک اچھی خبر یہ ضرور ہے کہ ویج تھالی کی قیمت میں ایک فیصد کی کمی دیکھنے کو ملی ہے۔ یہ دعویٰ کریسل نے اپنی ایک تازہ رپورٹ میں کیا ہے۔ کریسل کی رپورٹ کے مطابق ویج تھالی کی قیمت میں کمی کی اہم وجہ ٹماٹر اور ایل پی جی کی قیمتوں میں ہوئی کمی ہے، جبکہ نان ویج تھالی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ برائلر چکن کی قیمتوں میں اضافہ رہا۔ کریسل نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ''فروری میں ٹماٹر کی کم قیمتوں کے درمیان ویج تھالی کی قیمت میں سال بہ سال کمی آئی ہے۔ دوسری جانب برائلر چکن کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے نان ویج تھالی کی قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔'' رپورٹ یہ بھی درج ہے کہ فروری میں ٹماٹر کی قیمت ایک سال قبل کے 32 روپے فی کلوگرام سے 28 فیصد کم ہوکر 23 روپے فی کلوگرام ہوگئی ہے۔ یہ کمی بازار میں ٹماٹر کی آمد میں 20 فیصد اضافے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ایل پی جی کی قیمتوں میں بھی 11 فیصد کی کمی آئی ہے، جس سے مزید راحت ملی ہے۔ دہلی میں 14.2 کلوگرام والے ایل پی جی سلنڈر کی قیمت گزشتہ سال کے 903 روپے سے کم ہوکر 803 روپے ہوگئی ہے۔ حالانکہ ویج تھالی کی قیمت میں مجموعی کمی دیگر اہم اجزاء کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے محدود رہی۔ گزشتہ سال کے مقابلے پیاز کی قیمتوں میں 11 فیصد، آلو کی قیمتوں میں 16 فیصد اور خوردنی تیل کی قیمتوں میں 18 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان اجزاء کی قیمتوں میں اضافے نے ویج تھالی کی قیمت میں تیزی سے کمی کو روک دیا ہے۔ دوسری جانب، برائلر چکن کی قیمتوں میں سال بہ سال 15 فیصد کے اضافے کی وجہ سے نان ویج تھالی زیادہ مہنگی ہوگئی۔ نان ویج تھالی کی قیمت میں برائلر چکن کا حصہ تقریباً 50 فیصد ہوتا ہے اور اس کی قیمت میں اضافہ گزشتہ سال کی کم قیمت کی بنیاد کے سبب ہوا، جب زیادہ سپلائی کی وجہ سے قیمتیں کم ہو گئی تھیں۔ اس کے علاوہ برائلر مرغیوں کے لیے فیڈ کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، مکئی کی قیمتوں میں سالانہ بنیاد پر 6 فیصد کا اضافہ ہوا، جس سے مجموعی قیمتوں میں مزید اضافہ دیکھنے کو ملا۔ قابل ذکر ہے کہ جنوبی ہندوستان میں برڈ فلو کے خدشات کے درمیان کمزور طلب کی وجہ سے فروری میں برائلر چکن کی قیمتوں میں تقریباً 5 فیصد کی کمی آئی ہے۔ ان اتار چڑھاؤ کے باوجود، خوراک کی بڑھتی قیمتیں گھریلو بجٹ کو بگاڑنے میں ایک اہم وجہ بنی ہوئی ہیں۔ آنے والے مہینوں میں سپلائی کی صورتحال میں مزید تبدیلی خوراک کی قیمتوں کو متاثر کرے گی۔

للت مودی کو وانو آتو کے وزیر اعظم کا جھٹکا

پاسپورٹ منسوخ کرنے کی ہدایت

نئی دہلی: آئی پی ایل کے سابق چیئرمین للت مودی کو وانو آتو کے وزیر اعظم نے جھٹکا دے دیا ہے۔ دراصل گزشتہ دنوں للت مودی نے ہندوستان کا پاسپورٹ سرینڈر کرکے ایک چھوٹے سے ملک وانو آتو کی شہریت حاصل کرلی تھی لیکن اب وانو آتو کے وزیر اعظم جوتھم ناپت نے شہریت کمیشن سے للت مودی کا پاسپورٹ فوری اثر سے منسوخ کرنے کو کہہ دیا ہے۔ وزیر اعظم جوتھم ناپت نے بتایا کہ میں نے شہریت کمیشن کو ہدایت دی ہے کہ وہ جلد سے جلد للت مودی کا وانو آتو کا پاسپورٹ منسوخ کر دے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 24 گھنٹے میں یہ اطلاع ملی ہے کہ انٹرپول نے للت مودی کو لے کر حکومت ہند کی طرف سے بھیجے گئے الرٹ نوٹس کو عدالتی شواہد کی کمی میں دو بار خارج کیا تھا۔ جوتھم نے کہا کہ وانو آتو کا پاسپورٹ رکھنا ایک اعزاز ہے نہ کہ کوئی حق۔ ایسے میں عرضی دہندگان کو جائز وجوہات سے ہی شہریت لینی چاہیے۔ وانو آتو کی بات کی جائے تو یہ جنوبی بحرالکاہل میں واقع ہے۔ یہاں کی معیشت خاص طور پر کھیتی، سیاحت، مچھلی پکڑنے اور غیر ملکی مالی خدمات پر مبنی ہے۔ وانو آتو میں سرمایہ پر مبنی شہریت ہے یعنی سرمایہ کرکے یہاں کی شہریت حاصل کی جاسکتی ہے۔ پاسپورٹ کی فروختگی یہاں کی حکومت کی آمدنی کا اہم وسیلہ ہے۔

'وزیر تعلیم خود کو شہنشاہ سمجھ کر تکبر بھری بات کرتے ہیں'

لسانی پالیسی سے ناراض وزیر اعلیٰ اسٹالن کا سنگین الزام

نئی دہلی: تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن مرکزی حکومت کی تعلیم سے متعلق سہ لسانی پالیسی پر لگاتار اعتراضات ظاہر کر رہے ہیں۔ آج انھوں نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے ذریعہ پارلیمنٹ میں دیے گئے بیان پر اپنی شدید ناراضگی ظاہر کی۔ انھوں نے وزیر تعلیم پر سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود کو شہنشاہ سمجھ کر 'تکبر' بھری بات کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے دھرمیندر پردھان سے اپنی زبان پر قابو رکھنے کی تلقین بھی کی اور واضح لفظوں میں کہا کہ ''تمل ناڈو حکومت مرکز کے 'پی ایم شری' منصوبہ کو نافذ کرنے کے لیے آگے نہیں آئی ہے، اور جب ایسا ہے تو کوئی بھی انھیں اس کے لیے راضی نہیں کرسکتا۔'' وزیر اعلیٰ اسٹالن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں مرکزی حکومت کے رویہ پر شدید ناراضگی ظاہر کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ''بس یہ بتائیے کہ کیا آپ وہ فنڈ جاری کر سکتے ہیں یا نہیں، جو ہم سے جمع کیا گیا تھا اور جو تمل ناڈو کے طلبا کے لیے ہے۔'' گزشتہ دنوں پردھان نے اسٹالن کو خط لکھ کر تمل ناڈو کے ذریعہ نئی تعلیمی پالیسی، سہ لسانی پالیسی اور 'پی ایم شری' کو لے کر ہوئے معاہدہ کو نامنظور کرنے کی بات نشان زد کی تھی۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے اسٹالن نے کہا کہ ''ڈی ایم کے حکومت لوگوں کے نظریات کا احترام کرتے ہوئے کام کرتی ہے، جبکہ بی جے پی لیڈران ناگپور سے آئے حکم سے بندھے رہتے ہیں۔'' وزیر اعلیٰ نے ڈی ایم کے اراکین پارلیمنٹ کو ہدف بنانے کے لیے دھرمیندر پردھان کی سخت تنقید کی اور کہا کہ مرکزی وزیر نے فنڈ جاری نہ کرکے تمل ناڈو کو دھوکہ دیا ہے۔ اسٹالن نے سوال کیا کہ ''آپ تمل ناڈو کے لوگوں کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ کیا وزیر اعظم نریندر مودی اسے قبول کرتے ہیں؟'' اس سے قبل صبح میں ڈی ایم کے اراکین کے ذریعہ دھرمیندر پردھان کے ایک تبصرہ پر اعتراض ظاہر کیے جانے کے بعد لوک سبھا کی کارروائی تقریباً 30 منٹ کے لیے ملتوی کردی گئی تھی۔ پردھان نے تمل ناڈو حکومت پر 'پی ایم شری' منصوبہ کے نفاذ معاملہ میں 'بے ایمان' ہونے کا الزام عائد کیا تھا۔ اس درمیان ایک بڑی خبر یہ سامنے آئی ہے کہ ڈی ایم کے رکن پارلیمنٹ کنی موژی نے وزیر تعلیم اور بی جے پی رکن پارلیمنٹ دھرمیندر پردھان کے خلاف پارلیمنٹ میں سہ لسانی پالیسی معاملے پر کیے گئے تبصرہ کو لے کر پارلیمانی خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس پیش کر دیا ہے۔

مسلمان، ہولی کے دن باہر نہ نکلیں

بی جے پی رکن اسمبلی کی اپیل پر تنازعہ

پٹنہ (ایجنسیز) بہار میں بی جے پی کے ایک رکن اسمبلی نے مسلمانوں سے ''اپیل'' کی ہے کہ وہ اس ہولی پر جو جاریہ ماہ رمضان میں جمعہ کو پڑ رہی ہے' گھروں کے اندر'' رہیں اور ہندوؤں کو کسی خلل کے بغیر تہوار منانے دیں۔ ضلع مدھوبنی کے حلقہ اسمبلی بفسی کے رکن ہری بھوشن بچول نے ودھان سبھا کے احاطہ میں میڈیا سے بات چیت میں یہ ریمارکس کئے۔ انہوں نے کہا کہ میں مسلمانوں سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ سال میں 52 جمعہ آتے ہیں۔ اتفاق سے ان میں ایک جمعہ ہولی کے دن پڑ رہا ہے لہٰذا ہندوؤں کو ہولی منانے دیں اور ان پر رنگ پڑتا ہے تو برا نہ مانیں۔ اگر اس سے مسئلہ ہے تو اپنے گھروں کے اندر رہیں۔ یہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اس نشاندہی پر کہ مسلمان' رمضا میں روزہ رکھتے ہیں اور جمعہ کو خصوصی عبادت کرتے ہیں' رکن اسمبلی نے جواب دیا کہ ان کا ہمیشہ دُہرا معیار رہا ہے۔ یہ لوگ گلابی اور ہولی کے رنگ بیچنے اسٹال لگاتے ہیں لیکن چند چھینٹے ان کے کپڑوں پر پڑ گئے تو اہیں جہنم میں جانے کا خوف ستانے لگتا ہے۔ آر جے ڈی رکن اسمبلی اور سابق وزیر اسرائیل منصوری نے بچول کے ریمارکس پر سخت اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا کہ تہواروں پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے بیچ کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ ہندو لوگ افطار پارٹیوں میں شرکت کرتے ہیں۔ بی جے پی رکن اسمبلی کو ہولی پر مسلمانوں سے پریشانی کیوں ہے؟۔ ریاستی وزیر اقلیتی امور اور جنتا دل یو قائد زماں خان نے زور دے کر کہا کہ کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آئے گا۔ انتظامیہ کو واضح ہدایت دے دی گئی ہے کہ تہواروں کے سیزن میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھی جائے۔

موسم میں تبدیلی کے پیش نظر محکمہ موسمیات کا انتباہ،

پہاڑی علاقوں میں شدید بارش اور برفباری کا الرٹ

نئی دہلی: (ایجنسیز) 9 مارچ سے ملک میں ایک نیا ویسٹرن ڈسٹربنس داخل ہو چکا ہے۔ اس کا اثر آنے والے 24 گھنٹے میں دیکھنے کو ملے گا۔ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق پیر کو پہاڑی علاقوں میں موسلا دھار بارش ہوسکتی ہے۔ آئی ایم ڈی نے جموں و کشمیر، لداخ، گلگت بلتستان، مظفر آباد سمیت کچھ دیگر علاقوں میں زوردار بارش اور برفباری کا امکان ظاہر کیا ہے۔ شدید بارش اور برفباری کو دیکھتے ہوئے محکمہ موسمیات نے ایڈوائزری جاری کی ہے۔ آئی ایم ڈی نے موسم میں تبدیلی کو لے کر وارننگ جاری کی ہے۔ محکمہ کے مطابق آج سے کئی علاقوں میں برفباری اور بارش کا دور شروع ہوسکتا ہے۔ اگلے 24 گھنٹوں میں موسم میں تبدیلی آئے گی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شدید بارش کی وجہ سے سیلاب کی حالت پیدا ہوسکتی ہے، نچلے علاقوں میں آبی جماؤ ہو سکتا ہے، لینڈ سلائڈ ہوسکتا ہے، کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے، حدنگاہ میں کمی آسکتی ہے۔ آئی ایم ڈی نے ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ کہیں بھی جانے سے پہلے سفر کے راستے کے سلسلے میں جانکاری حاصل کرلیں۔ ٹریفک ایڈوائزری پر عمل کریں۔ ویسے مقام پر نہ جائیں جہاں پہلے سے پتہ ہو کہ آبی جماؤ ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق 10 سے 15 مارچ کو جموں و کشمیر، لداخ، گلگت، بلتستان، مظفر آباد میں گرج اور بجلی کے ساتھ شدید یا ہلکی بارش اور برفباری ہونے کا امکان ہے۔ اس مدت کے دوران ہماچل پردیش میں گرج اور بجلی کے ساتھ ہلکی یا درمیانی سطح کی بارش اور برفباری ہوسکتی ہے۔ اترا کھنڈ میں بھی گرج اور بجلی کے ساتھ ہلکی اور درمیانی بارش ہونے کا امکان ہے۔

مودی حکومت میں ایک بار پھر 'روپے کی قدر' زوال پذیر

اس ماہ کی سب سے بڑی گراوٹ درج

نئی دہلی: ہندوستان میں مہنگائی دن بہ دن بڑھتی جارہی ہے۔ اس کی تازہ مثال فروری ماہ میں 'نان ویج' تھالی کی بڑھی ہوئی قیمت ہے۔ ایک رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ نان ویج تھالی کی قیمت تقریباً 6 فیصد بڑھ گئی ہے۔ حالانکہ ایک اچھی خبر یہ ضرور ہے کہ ویج تھالی کی قیمت میں ایک فیصد کی کمی دیکھنے کو ملی ہے۔ یہ دعویٰ کریسل نے اپنی ایک تازہ رپورٹ میں کیا ہے۔ کریسل کی رپورٹ کے مطابق ویج تھالی کی قیمت میں کمی کی اہم وجہ ٹماٹر اور ایل پی جی کی قیمتوں میں ہوئی کمی ہے، جبکہ نان ویج تھالی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ برائلر چکن کی قیمتوں میں اضافہ رہا۔ کریسل نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ''فروری میں ٹماٹر کی کم قیمتوں کے درمیان ویج تھالی کی قیمت میں سال بہ سال کمی آئی ہے۔ دوسری جانب برائلر چکن کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے نان ویج تھالی کی قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔'' رپورٹ یہ بھی درج ہے کہ فروری میں ٹماٹر کی قیمت ایک سال قبل کے 32 روپے فی کلوگرام سے 28 فیصد کم ہوکر 23 روپے فی کلوگرام ہوگئی ہے۔ یہ کمی بازار میں ٹماٹر کی آمد میں 20 فیصد اضافے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ایل پی جی کی قیمتوں میں بھی 11 فیصد کی کمی آئی ہے، جس سے مزید راحت ملی ہے۔ دہلی میں 14.2 کلوگرام والے ایل پی جی سلنڈر کی قیمت گزشتہ سال کے 903 روپے سے کم ہوکر 803 روپے ہوگئی ہے۔ حالانکہ ویج تھالی کی قیمت میں مجموعی کمی دیگر اہم اجزاء کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے محدود رہی۔ گزشتہ سال کے مقابلے پیاز کی قیمتوں میں

11 فیصد، آلو کی قیمتوں میں 16 فیصد اور خوردنی تیل کی قیمتوں میں 18 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان اجزاء کی قیمتوں میں اضافے نے ویج تھالی کی قیمت میں تیزی سے کمی کو روک دیا ہے۔ دوسری جانب، برائلر چکن کی قیمتوں میں سال بہ سال 15 فیصد کے اضافے کی وجہ سے نان ویج تھالی زیادہ مہنگی ہوگئی۔ نان ویج تھالی کی قیمت میں برائلر چکن کا حصہ تقریباً 50 فیصد ہوتا ہے اور اس کی قیمت میں اضافہ گزشتہ سال کی کم قیمت کی بنیاد کے سبب ہوا، جب زیادہ سپلائی کی وجہ سے قیمتیں کم ہو گئی تھیں۔ اس کے علاوہ برائلر مرغیوں کے لیے فیڈ کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، مکئی کی قیمتوں میں سالانہ بنیاد پر 6 فیصد کا اضافہ ہوا، جس سے مجموعی قیمتوں میں مزید اضافہ دیکھنے کو ملا۔ قابل ذکر ہے کہ جنوبی ہندوستان میں برڈ فلو کے خدشات کے درمیان کمزور طلب کی وجہ سے فروری میں برائلر چکن کی قیمتوں میں تقریباً 5 فیصد کی کمی آئی ہے۔ ان اتار چڑھاؤ کے باوجود، خوراک کی بڑھتی قیمتیں گھریلو بجٹ کو بگاڑنے میں ایک اہم وجہ بنی ہوئی ہیں۔ آنے والے مہینوں میں سپلائی کی صورتحال میں مزید تبدیلی خوراک کی قیمتوں کو متاثر کرے گی۔

آندھرا پردیش: ٹی ڈی پی رکن پارلیمنٹ تیسرے بچے کی

پیدائش پر انعام دینے سے متعلق اپنے وعدے پر قائم

بارامتی: آندھرا پردیش کے وجے نگر سے تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) رکن پارلیمنٹ کالیسیٹی اپالا نائیڈو نے پیر (11 مارچ) کو ایک بار پھر اپنا وہ وعدہ دہرایا، جو انہوں نے عالمی یوم خواتین (8 مارچ) کے موقع پر کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ آندھرا پردیش میں تیسرا بچہ پیدا کرنے والوں کو وہ اپنی تنخواہ کے پیسوں سے انعام دیں گے۔ آج انھوں نے اپنے اس بیان پر مہر لگاتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی باتوں پر پوری طرح قائم ہیں۔ رکن پارلیمنٹ کالیسیٹی نے پہلی بار یہ بیان یوم خواتین کے موقع پر منعقد ایک پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ تیسرا بچہ پیدا کرنے والی خواتین کو اگر بیٹی پیدا ہوئی تو بطور انعام 50000 اور بیٹا پیدا ہوا تو گائے دی جائے گی۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اپنی تنخواہ سے یہ انعام بانٹیں گے۔ ان کا یہ بیان گزشتہ 2 دنوں سے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ٹرینڈ کر رہا ہے۔ پیر کو پارلیمانی اجلاس کے موقع پر جب ان سے ان کے بیان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ اب بھی اپنے وعدے پر قائم ہیں۔ علاوہ ازیں جب رکن پارلیمنٹ سے پوچھا گیا کہ پورے ملک میں آبادی کو کنٹرول کرنے کی حکمت عملی اپنانے کی کوشش کی جارہی ہے اور آپ اس کے برعکس بیان دے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ ''آبادی میں اضافہ ضروری ہے، آندھرا پردیش میں بھی اور ہندوستان میں بھی۔ اس سے نوجوانوں کی آبادی اچھی رہتی ہے جو ریاست اور ملک دونوں کے لیے ضروری ہے۔''

مہا کمبھ میں اسنان کرنے والوں پر راج ٹھاکرے کا طنزیہ

بیان، کہا 'میں اس گنگا کے گندے پانی میں نہیں نہاؤں گا'

ممبئی: مہاراشٹر نو نرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے نے مہا کمبھ میں اسنان کرنے والوں کے سلسلے میں متنازعہ بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو توہم پرستی سے باہر نکلنا چاہیے۔ میں اس گنگا کے گندے پانی کو کبھی نہیں چھوؤں گا جہاں کروڑوں لوگوں نے اسنان کیا ہے۔ راج ٹھاکرے نے مذکورہ بیان اپنی پارٹی منسے کے 19 ویں یوم تاسیس کے موقع پر پمپری چنچواڑ میں منعقد ایک پروگرام میں کارکنوں سے خطاب کے دوران دیا۔ مہاراشٹر نو نرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے نے کمبھ میلے میں امرت اسنان کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ میں اس گنگا کے گندے پانی میں نہیں نہاؤں گا جہاں کروڑوں لوگ نہائے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ ''بالا نانداگاؤں کر وہاں کا پانی لے کر آئے، میں نے کہا کہ میں نہیں پیوں گا۔'' ساتھ ہی انہوں نے سوال اٹھایا کہ ''اگر لوگ اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے پریاگ راج گنگا میں اسنان کرنے گئے، تو کیا وہ سچ میں اپنے گناہوں سے پاک ہوسکتے ہیں؟''

مصنوعی ذہانت سے مسلم لڑکیوں اور خواتین کی تصاویر بنا کے سوشل میڈیا پر وائرل

نئی دہلی: کئی ہندوتوا گروپس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمس پر مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے تیار کردہ مسلم خواتین کی نیم عریاں تصاویر، ویڈیوز اور پوسٹس کا سیلاب لا دیا ہے، جس کا مقصد مسلم طبقہ کو نشانہ بنانا ہے۔ ''دی کوئنٹ'' میں شائع ایک رپورٹ کے بموجب انسٹا گرام اور فیس بک کے سینکڑوں صفحات پر حجاب یا برقعہ پوش خواتین کو ہندو مردوں کے ساتھ بے تکلف اور قربتی حالت میں دکھایا گیا ہے۔ اس نیوز ویب سائٹ کے لیے آدتیہ مینن کی تحریر کردہ ایک رپورٹ کے بموجب انسٹا گرام پر اس طرح کے کم از کم 250 صفحات پائے گئے۔ ان میں سے کئی ایسے صفحات تھے جن میں مسلم خواتین کے نیم عریاں امیجس بنانے کے لیے مصنوعی ذہانت کے ٹولس کا استعمال کیا گیا تھا۔ صفحات اور اکاؤنٹس میں اپنے ناموں، پوسٹس اور ہیاش ٹیاگس پر اصطلاح ''حجابی'' استعمال کی جاتی ہے، جس کا مقصد اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر مسلمانوں کو اصل نشانہ بنانا ہے۔ نیم عریاں امیجس پوسٹ کرتے ہوئے یوزرس' مسلم خواتین کے تعلق سے فحش ریمارکس بھی کرتے ہیں۔ کئی اکاؤنٹس اور صفحات پر مسلم خواتین کے تعلق سے ایسے نازیبا اور فحش ریمارکس بھی کیے جاتے ہیں کہ ''مسلم خواتین جنسی طور پر مایوس اور ناآسودہ ہوتی ہیں اور وہ اسے چھپانے کے لیے برقعہ پہنتی ہیں''۔ رپورٹ کے بموجب ان امیجس میں ہندو مردوں کو خیالی طور پر قوی اور حاوی ہونے کے علاوہ دھمکانے کے موقف میں ظاہر کیا گیا ہے، جب کہ دوسری طرف مسلم خواتین کو اکثر ہار ماننے والی اور خوفزدہ حالت میں دکھایا گیا ہے۔ ان صفحات میں بار بار دہرائے جانے والا موضوع ذہن پر طاری وہ خیال ہے جس میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ بغیر ختنہ کا عضو تناسل بہتر ہوتا ہے۔ اس رپورٹ میں ایسے پچاس صفحات ہیں جس میں بغیر ختنہ کے عضو تناسل پر بات کی گئی ہے۔ ان صفحات میں نیم عریاں امیجس پوسٹ کیے گئے اور فحش اور بازاری تبصرے بھی کیے گئے، تاہم کئی صفحات میں ایسے پوسٹس اور تبصرے بھی کیے گئے جس میں کیاٹ فش اکاؤنٹس میں مسلم خواتین ہونے کے فرضی دعوؤں کے بارے میں شکایت کی گئی ہے۔ کئی صفحات میں شناخت کے ثبوت کے طور پر ویڈیو چیاٹس کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ بعض صفحات میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ مسلم خواتین اور ہندو مردوں کے درمیان ''جنسی ملاقاتوں کی سہولت'' فراہم کرسکتے ہیں۔ ان صفحات میں وقفہ وقفہ سے مخصوص علاقوں میں بلاوے کے پوسٹس بھی ہوتے ہیں، جس میں بیشتر اُتر پردیش اور مدھیہ پردیش کے شہروں کے ہوتے ہیں۔

رمضان المبارک میں گلمرگ بنا 'فحاشت' کا گواہ، اعتراض فیشن شو کی رپورٹ طلب کی

سری نگر: جموں و کشمیر کے گلمرگ میں ایک 'فیشن شو' کے خلاف آواز بلند ہونے لگی ہے۔ الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں فیشن شو کے نام پر گلمرگ میں 'فحاشت' کا مظاہرہ ہوا ہے۔ 4 دنوں کی اس پرائیویٹ تقریب کا انعقاد ایک ہوٹل میں ہوا، جس کے خلاف جموں و کشمیر اسمبلی میں آج آواز بلند ہوئی۔ اس تعلق سے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کو جواب دینا پڑا اور بتانا پڑا کہ اس معاملے میں کارروائی ضروری ہوگی۔ عمر عبداللہ نے اسمبلی میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت رمضان کے مہینے میں اس طرح کے انعقاد کو کبھی منظوری نہیں دیتی۔

11-3-2025
ناندیڑ شہر واطراف واکناف
آج کا افطار : 6:34
کل کی سحر : 5:10
روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ

محبت والفت، صبر وتحمل اور حسن معاشرت سیرت خاتون اول کے تابناک پہلو

از:۔ پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ
M.A., M.Com., Ph.D (Osm) ،

بے شمار خوبیوں کی مالکہ خاتون اول ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کا تعلق اس معزز ومحترم اور عظیم خاندان یعنی بنو اسد سے تھا جسے دارالندوہ کے انتظام وانصرام کا اعزاز حاصل تھا۔ قریش کو جب کبھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ اسی خاندان کی طرف رجوع کرتے۔ بعض خواتین وحضرات فطری طور پر خلیق وشریف النفس واقع ہوئے ہیں ان میں نسب وشرافت، نجابت وسیادت، مال ودولت اور اخلاق وکردار کے لحاظ سے اپنے زمانے کی یکتا شخصیت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کا نام سرفہرست ہے جو اس وقت بھی جب عرب کی جہالت اپنے پورے شباب پر تھی طاہرہ کے لقب سے ملقب تھیں۔ اکثر آزاد خیال خواتین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلدؓ کی تجارت کا حوالہ دیتے ہوئے یہ خواتین کو راغب کرتی ہیں کہ وہ بھی تجارت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یقیناً اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ شرعی حدود میں رہ کر خواتین تجارت کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور شرعی حدود کو پھلانگ کر خواتین تو کجا مرد حضرات بھی تجارت کرتے ہیں تو وہ بھی محل نظر ہے۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کو وراثت میں کافی مال و دولت ملا جسے آپؓ نے تجارت میں مشغول کیا، اپنے کاروبار کو دور دراز تک پھیلایا اس طرح آپؓ ایک کامیاب تاجر بن گئیں۔ وہ خواتین جو کامل و اکمل خاتون سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی تجارت کا حوالہ دیتی ہیں ان میں سے اکثر آپؓ کی عقل ودانشمندی، فراست ومعاملہ فہمی، موقع شناسی و دانائی، اخلاص وثابت قدمی، حیا و پاکدامنی، شرافت و بزرگی، تحمل و بردباری، حسن معاشرت وسلیقہ مندی، اور متانت و وفا شعاری وغیرہ جیسی کردار کی خوبیوں کو فراموش کردیتی ہیں جو درحقیقت امت مسلمہ کی خواتین کی حقیقی کامیابی وکامرانی کی شاہ کلید ہے۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لیے ایسی ایماندار، بااصول، طہارتِ نفس اور سمجھدار شخصیت کی تلاش میں تھیں جو اعلی وارفع اخلاق وکردار کی مالک ہو۔ سیرت خیر الانامؐ میں آپؓ کو وہ گوہر مقصود میسر آگیا اور آپؓ نے رحمت عالمؐ کو اپنا مالِ تجارت شام لیجانے پر دوگنا منافع دینے کی پیش کش کی جسے سرور کونینؐ نے قبول فرمالیا۔ کیا آج کی خواتین تجارت میں ان اصولوں کو مدنظر رکھتی ہیں؟ علاوہ ازیں کفر وشرک کے ماحول میں پروان چڑھنے کے باوجود نیک فطرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کفر وشرک سے فطرتاً متنفر تھیں۔ وہ آزاد خیال خواتین جو مسلم گھرانوں میں پیدا ہونے کے باوجود کفریہ وشرکیہ ماحول سے متاثر اور ان کی طرف مائل رہتی ہیں ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی تجارت کا حوالہ دیں۔ جو خواتین سیرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ میں تبعیض وتفریق کو روا سمجھتی ہیں دراصل وہ اپنے آپ کو دنیا وآخرت کی رسوائی کا مستحق بناتی ہیں۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے بااعتماد غلام میسرہ نے آپؓ کے سامنے جب پیغمبر انسانیتؐ کے عادات و اطوار اور عالی ظرفی بیان کی تو آپؓ کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل اس بات کی تائید و تصدیق کی کہ یہ نبی آخر الزماں ہے جن کا انتظار ہو رہا ہے اس سے سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے قلب میں تاجدار کائناتؐ کے حسن اخلاق اور عظمت وجلالت کا یقین پختہ ہوگیا۔ آپؓ نے از خود اپنی دوست نفیسہ بنت امیہ کے ذریعہ رحمت عالمؐ کو شادی کا پیغام بھجوایا جب شادی ہوگئی تو آپؓ نے اپنا تمام مال ومتاع رسول ذی حشمؐ پر قربان کردیا۔ وہ مسلم خواتین جو سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی تجارت کا حوالہ دیکر ملازمت کرتی ہیں کیا ان میں یہ جرات و ہمت ہے کہ وہ اپنے شوہر کے انتخاب میں اخلاقی اقدار کو ترجیح وفوقیت دیں۔ غارِ حرا میں خلوت نشینی کے تیسرے سال اللہ تعالی نے آپؐ پر پہلی وحی نازل فرماتے ہوئے آپؐ کو نبوت کے اعلی وارفع مقام پر فائز فرمایا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ وحی کی آیات پڑھتے ہوئے گھر تشریف لائے تو اس وقت آپ کے شانے لرز رہے تھے۔ گھر پہنچے تو دکھ سکھ کی ساتھی سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے حسب سابق خندہ پیشانی سے استقبال کیا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے لحاف اوڑھادو، مجھے چادر اوڑھادو۔ جب آپ کی کپکپی دور ہوئی تو آپ نے نزول وحی کا سارا واقعہ اپنی ہمسفر کو سنایا اور فرمایا مجھے تو اپنی جان کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس پر ناز ونعم میں پلنے والی موقع شناس اہلیہ محترمہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپ کو نہایت خوبصورت الفاظ میں تسلی دی اور فرمایا ہرگز نہیں اللہ کی قسم! اللہ تعالی آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ پھر آپ نے حضور نبی کریمؐ کے عمدہ اخلاق اور اعلی صفات کا تذکرہ کیا۔ اس واقعہ میں بیشمار پند ونصائح مضمر ہیں۔ اولاً جو لوگ غیر ضروری طور پر اسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام میں عورت کو اس کا جائز مقام نہیں دیا گیا ان حضرات کو اس واقعہ پر غور کرنا چاہیے کہ رحمت عالمؐ نے نبوت اور نزول وحی کا واقعہ سب سے سیدۃ خدیجۃ الکبریٰؓ سے بیان فرمایا۔ ثانیاً اس واقعہ سے دختران ملت کو یہ سبق سیکھنا چاہیے کہ خاوند اگر پریشان حال یا پر صعوبت مرحلہ سے گزر رہا ہو تو ازدواجی زندگی کو خوشگوار اور گھر کے ماحول کو پرسکون بنائے رکھنے کے لیے گھریلو مسائل اور سنگین حالات میں بیوی ہمیشہ صبر واستقامت سے کام لے اور اپنے شوہر کی دلجوئی کرے جو مثالی ہم آہنگی کے بغیر ممکن نہیں۔ یہی پیغام اس واقعہ اور سیرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سے ملتا ہے۔ آپؓ نہایت مالدار خاتون تھیں جس پر آپ کو سیدۃ نساء قریش کا لقب ملا ہوا تھا اس کے باوجود اپنے سرتاج کی رضا و خوشنودی کے لیے نہایت ٹھاٹھ باٹھ سے زندگی گزارنے والی پیکر وفا سیدۃ خدیجۃ الکبریٰؓ نے اپنے خوبصورت گھر کو ترک کیا اور تین طویل برسوں تک انتہائی صبر وتحمل کے ساتھ شعب ابی طالب میں محصور رہیں۔ آپؓ کو حضور پر نورؐ سے اس درجہ غایت محبت تھی کہ بیسیوں باندیوں اور غلاموں کے باوجود وہ خود تاجدار مدینہؐ کی خدمت کرتیں۔ کاش سیدۃ خدیجۃ الکبریٰؓ کی محبت والفت، صبر وتحمل اور حسن معاشرت کے اوصاف مرضیہ دختران ملت اسلامیہ میں پیدا ہوجائے تو ہر مسلم گھرانہ جنت نشاں بن جائے۔ ثالثاً سیدۃ خدیجۃ الکبریٰؓ نے نزول وحی کے بارے میں سنا تو سب سے پہلے آپؓ نے رسالت کی تصدیق کی جس کے بعد آپؓ کی چاروں بیٹیوں یعنی حضرت سیدہ زینبؓ زوجہ حضرت سیدنا ابو العاصؓ، سیدہ رقیہؓ زوجہ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنیؓ، سیدہ ام کلثومؓ زوجہ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنیؓ اور سیدہ فاطمہؓ زوجہ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیؓ نے بھی اسلام قبول کرلیا جن کی تربیت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے رضائے الٰہی، محبت رسولؐ اور حمایت اسلام کی بنیادوں پر فرمائی تھی۔ دخترِ ملت اسلامیہ کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی اسی نہج پر نہایت عمدہ انداز سے تربیت کریں تاکہ وہ نیکیوں کو اپنانے اور برائیوں سے چھٹکارا پانے میں ہمیشہ مائل اور آمادہ عمل رہیں نہ کہ دنیا کی موقتی خوشحالی کے لیے ارتداد کا ارتکاب کرکے دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوجائیں۔ رابعاً اس واقعہ میں پوری امت مسلمہ کے لیے یہ سبق بھی ہے کہ جس شخص کے اخلاق عمدہ واعلی ہوتے ہیں اللہ تعالی انہیں عزت وشرف سے نوازتا ہے اور ذلت و رسوائی سے ہمیشہ محفوظ ومامون فرمادیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں دنیاوی مال ومتاع، جاہ وحشمت، عہدوں اور مناصب پر فخر کرنے کے بجائے اپنے اخلاق کو سنوارنے کی کوشش کرنی چاہیے چونکہ دنیا وعقبی کی نجات کا مدار اسی پر ہے۔ جب روح فرسا اذیتوں، جانکاہ تکلیفوں، ناقابل برداشت مظالم اور ہر کٹھن مرحلہ میں اپنی جان، مال، اولاد اور خداداد صلاحیتوں سے رسول خداؐ اور تحریکِ اسلامی کا بھرپور تعاون کرنے والی حضرت سیدۃ خدیجۃ الکبریٰؓ کا وصال ہوا تو تحریک اسلامی ظاہری اور بڑے سہارے سے محروم ہوگئی اسی لیے اس سال کو رسول اللہؐ غم کا سال (عام الحزن) فرمایا کرتے تھے چونکہ آپؓ کی اور حضرت ابو طالب کی وفات سے رحمت عالمؐ کو بے حد صدمہ اور غم پہنچا تھا۔ مذکورہ بالا غیر معمولی خوبیوں اور صلاحیتوں کے باعث رحمت عالمؐ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ فضل وکمال اور علم واجتہاد کی مینارہ نور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت رسولِ خداؐ کی بیویوں میں مجھے اتنا رشک کسی پر نہ آتا تھا جتنا خدیجہؓ پر۔ حالانکہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہ تھا بس اتنی بات تھی کہ آں حضرتؐ ان کو اکثر یاد کیا کرتے تھے۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی اس ماہ مبارک میں تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت، مغفرت سے سرفراز فرمائے اور دوزخ سے نجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ ویسین۔

راہ نما ≡ مبارک کاپڑی

ٹوٹتے، بکھرتے معاشرے میں ہمارے یتیم خانے بھی تعلیم گاہوں کی طرح اہم کردار ادا کر رہے ہیں

رمضان میں ہمارے معاشرے میں یتیم خانوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے البتہ یہ ادارے ہماری مستقل توجہ کے مستحق ہیں کیوں کہ معاشرے کی ہمہ جہت ترقی میں یہ کلیدی کردار ادا کرسکتے ہیں۔ جب بھی کبھی نادار، مسکین، بے سہارا اور بے آسرا انسانوں کی بات ہوتی ہے تب سب سے پہلے ذہن میں نام آتا ہے 'یتیم'۔ یتیم سے زیادہ مستحق کوئی نظر نہیں آتا اور ہر کسی کے دِل میں سب سے زیادہ نرم گوشہ یتیم کے لیے ہی ہوتا ہے۔ ربِّ کائنات کی آخری کتاب میں یتیم کا ذکر ۲۲ آیات میں آیا ہے۔ اُس کے ساتھ حسنِ سلوک پر بے پناہ اجر اور اُس کے ساتھ ناانصافی پر وعید کا اعلان کیا گیا ہے۔ ہماری قوم میں اِن یتیموں کے لیے سرائے و یتیم خانے کے انتظام کی بڑی طویل و احسن روایت رہی ہے اور آج بھی ہماری قوم میں بے شمار چھوٹے بڑے یتیم خانے جاری، ساری اور قائم ہیں۔ یتیم خانے کے ضمن میں البتہ ہماری رائے یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں دو قسم کے یتیم پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو باپ یا ماں یا دونوں کے وفات پاجانے کی بناء پر یتیم ہوگئے البتہ ہمارے یہاں دوسرے ایسے بھی یتیم پائے جاتے ہیں (الف) جن کے ماں و باپ دونوں حیات ہیں مگر وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ اُن کے بچّے یتیم ہیں۔ (ب) ایک وہ جو عسرت اور غربت کی بناء پر اپنے بچّوں کی تعلیم و تربیت درکنار اُن کی کفالت تک نہیں کر سکتے۔ (ج) ایک وہ بچّے جو زندہ تو ہیں مگر ہر قسم کی تربیت و ترقی کے لیے ضروری سارے لوازمات سے عاری۔ آج وقت آن پڑا ہے کہ ہمارے یہاں اِن سارے قسم کے یتیموں کو جینے اور وقار کے ساتھ جینے کے سامان مہیا کرنے والے یتیم خانوں کا ہم قیام کریں۔ ہم نے ملک بھر کے کئی علاقوں میں یتیم خانوں کا دورہ کیا اور کئی جگہوں پر اُن کا انتظام بہت حد تک اطمینان بخش پایا ہے۔ بحسن وخوبی انتظام کی بناء پر آج صرف حقیقی یتیم بچّوں ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام بے سہارا بچّوں کے لیے یتیم خانے محفوظ پناہ گاہیں اور عافیت گاہیں بن گئی ہیں۔ اس سلسلے میں مزید سنجیدگی کی اشد ضرورت ہے۔ ہم اپنے محلوں میں، گلیوں میں، بستیوں میں آج بھی لاکھوں ایسے بچّے بے آسرا و بے سہارا گھومتے دیکھ رہے ہیں جو زندگی سے پوری طرح کٹے ہوئے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ دن بھر آوارہ پھر رہے ہیں، کھانے کی چیزوں کے لیے کچرے کے ڈھیر کا رُخ کرتے ہیں اور رات آتے ہی زمین کو بچھونا بنالیتے ہیں، اور اپنے سر پر آسمان کی چادر تان کر سو جاتے ہیں۔ ان میں اکثر کسی نشے یا ڈرگس کے عادی بھی بن جاتے ہیں، اور انھیں زندگی کے اُجالوں سے اس درجہ اُکتاہٹ بلکہ نفرت تک ہوجاتی ہے کہ اگر انھیں کسی یتیم خانے میں داخل کیا جائے تو وہ پہلے تو وہاں سبھوں کا جینا حرام کردیتے ہیں اور پھر وہاں سے بھاگ بھی جاتے ہیں۔ اسکول میں داخلہ دلایا جائے تو وہ بستہ لے کر اسکول کے علاوہ کہیں بھی جاکر وقت گزاری کرتے ہیں۔ پورا دن اس اُدھیڑ بُن میں رہتے ہیں کہ کہیں سے دس بیس اور ممکن ہو تو پچاس روپے کمائے جائیں، پلاسٹک کی بوتلیں یا کچرا بیچ کر، ٹرین یا اسٹیشن پر کسی کی تھیلی اُچک کر یا تاش کے پتّوں کی چھوٹی موٹی بازی جیت کر وغیرہ۔ کیا ہمارا ضمیر پھر بھی نہیں جاگتا کہ ہم اِن قسم کے یتیم بچّوں کے لیے یتیم خانے تعمیر نہیں کرسکتے ہیں؟ آج ہمارے یہاں جو یتیم خانے جاری ہیں اُن کو تھوڑی سی محنت اور ویژن کے ساتھ بہت زیادہ موثر اور مثالی بناسکتے ہیں۔ اس کے لیے ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر فرد یہ سمجھے کہ وہاں جو بچّے پل رہے ہیں وہ سبھی ہمارے اپنے بچّے ہیں۔ صرف اس صورت میں ہمارے یتیم خانے بھی ہمارے گھروں جیسے دکھائی دیں گے۔ ہمارے ہاں کچھ یتیم خانوں میں صرف دینی تعلیم کا نظم کیا جاتا ہے جب کہ اُن بچّوں کو عصری نظامِ تعلیم سے جوڑا جاسکتا ہے۔ کہیں دینی تعلیم یعنی عالمیت، فضیلت اور حفظ کے بعد چھوٹے موٹے کورسیس سے اُنھیں متعارف کیا جاتا ہے۔ پچھلے وقتوں میں ان کورسیس کے نام تھے، کارپینٹر، الیکٹریشین، ٹیلرنگ وغیرہ۔ اب یہاں چند کمپیوٹرس نصب کئے جاتے ہیں اور اُنھیں ڈیٹا انٹری آپریٹرس بنایا جاتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ بچّے جو عالمیت وفضیلت میں جو ہر دکھانے کے علاوہ دنیا کی عظیم ترین اور ضخیم آخری کتاب کو زیر وزبر کی صحت کے ساتھ اپنے دل ودماغ میں محفوظ کرلیتے ہیں، جن کا حافظہ ۲۴ کریٹ کا ہوتا ہے، ہم اُنھیں صرف اس لائق سمجھتے ہیں کہ وہ بڑھئی بنیں یا ڈرائیور؟ ہم اگر اُن بچّوں کو واقعی اپنا سمجھتے ہیں تو ایک برج کورس کے ذریعے اُنھیں زندگی کی دھارا سے جوڑ سکتے ہیں۔ ہمارے یتیم خانے صرف تین وقت کے کھانے اور دو جوڑی کپڑوں کے فراہمی والے ادارے نہ بن جائیں بلکہ اُن میں زندگی کے سارے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت موجود ہو اور اس سلسلے میں یتیم خانوں کے تمام ذمہ داران کو سر جوڑ کر بیٹھنے کا وقت آن پڑا ہے۔ ہمارے یہاں لڑکیوں کے یتیم خانے بھی موجود ہیں، کم وبیش دو ایسے اداروں سے وابستگی کی بناء پر ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اِن میں پلنے والی بچّیاں کسی لحاظ سے کم نہیں ہوتیں۔ لڑکیوں کے اِن یتیم خانوں کی ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ اُن بچّیوں کے سب سے بڑے مسئلے یعنی مناسب جگہ پر اُن کے نکاح سے اُن کے گھر بسانے میں بھی عملی مدد کی جاتی ہے۔ ایسی ہی دو یتیم بچّیوں کی نکاح کی تقریب میں ہم نے حاضرین سے مخاطب ہوکر کہا تھا کہ ''ہر کوئی چاہتا ہے کہ اُس کے گھر میں ایک اچھی، اچھے کردار کی مالک بہو آجائے جو ہمارے گھروں میں پلنے والی برائیاں جیسے حسد وجلن، لگائی بجھائی، کھوٹ کپٹ سب سے پاک ہو، تو اُسے کسی یتیم خانے کا رُخ کرنا چاہئے۔ کیوں کہ وہاں وہ بچّیاں پلتی ہیں جن کے ذہن آلودہ نہیں ہیں۔ وہ گھریلو جھگڑے اور فتنوں سے پاک ہیں۔ ہمارے گھروں میں گھر کے افراد، رشتہ دار وغیرہ کے ذریعے جو غیبت، آپسی رقابت کے فتنے ۲۴ گھنٹے جاری رہتے ہیں، ہمارے یتیم خانے کی بچّیاں اِن سب سے پاک رہتی ہیں۔ آج بھی ہمارے یتیم خانوں میں موبائیل کی رسائی نہیں ہے، اس لیے اخلاق سوز مناظر سے وہ پاک ہیں لہٰذا اگر بہت باکردار بہو آپ کو چاہئے تو یتیم خانے کا رُخ کیجئے۔'' بچّیوں کے یتیم خانے کے وارڈن کا کہنا ہے کہ الحمد اللہ ہمارے اُس خطاب کے بعد اچھے اچھے گھروں نے بھی بہو کی تلاش میں لڑکیوں کے اس یتیم خانے کا رُخ کرنا شروع کیا۔ ہمارے ٹوٹتے، بکھرتے معاشرے میں لڑکے کیا کر رہے ہیں؟ نکڑوں پر ہلّڑ بازی، بائیک ریسنگ، علاقے میں دھونس اور بھائی گیری، مسجد کے سامنے تک پارکنگ کے نام پر جھگڑے، رات رات بھر محلوں میں اودھم مچاتے، دِن چڑھتے بڑی بیزاری سے جاگتے، اپنے ماں باپ کو اُن کی قربانیوں کا حساب کتاب سمجھاتے! البتہ یتیم خانوں میں پلنے والے لڑکے اِن ساری علّتوں سے پاک ہیں! ہمارے یتیم خانے ہماری تعلیم گاہوں سے کم اہمیت کے حامل ادارے نہیں ہیں۔ ہمیں اِن کو کردار سازی اور زندگی سازی کے مثالی اداروں میں تبدیل کرنا ہے۔ ہمیں ہمارا یہ نظریہ بھی تبدیل کرنا ہوگا کہ یتیم خانے صرف ثواب کمانے کی مشینیں ہیں یا صرف ہمارے صدقات کی مستحق پناہ گاہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے گھروں میں اور اُس کے ماحول میں اب کچھ ایسا کرپشن، ایسی ملاوٹ اور ایسی کھوٹ رچ بس رہی ہے کہ اب ہمارے معاشرے کے یتیم خانے متبادل اور مثالی گھر ثابت ہوسکتے ہیں۔

کیا انٹرنیٹ مر رہا ہے؟ مصنوعی ذہانت، قاتل یا مسیحا؟

از قلم: ڈاکٹر محمد عظیم الدین

کیا واقعی انٹرنیٹ اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے؟ یہ سوال آج کل ہر اس شخص کے ذہن میں گردش کر رہا ہے جو ڈیجیٹل دنیا سے کسی نہ کسی طور پر وابستہ ہے۔ انٹرنیٹ، جو کبھی معلومات کا آزاد سمندر تھا، کیا اب واقعی اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو، کیا اس کا ذمہ دار مصنوعی ذہانت ہے، جو ہماری ہی اپنی تخلیق ہے؟ کیا مصنوعی ذہانت انٹرنیٹ کے لیے قاتل ثابت ہوگی، یا پھر مسیحا بن کر اسے ایک نئی زندگی عطا کرے گی؟ یہ وہ سوالات ہیں جو ہم سب کو آج سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ یہ صرف ایک تکنیکی بحث نہیں ہے بلکہ یہ ہماری ڈیجیٹل زندگی کے مستقبل، معلومات تک رسائی کے طریقے، اور آن لائن دنیا کے جمہوری اور آزاد ہونے کے تصور پر سوالیہ نشان ہے۔ آیئے ماضی میں جھانکتے ہیں۔ وہ انٹرنیٹ جو ہم نے دو دہائیوں پہلے جانا تھا، آج اس سے کتنا مختلف ہے۔ انٹرنیٹ کا ارتقاء ایک دلچسپ داستان ہے۔ ویب 1.0 کے ابتدائی دور میں، انٹرنیٹ بنیادی طور پر جامد ویب سائٹس کا ایک مجموعہ تھا، جہاں صارفین غیر فعال طور پر معلومات حاصل کرتے تھے۔ یہ انٹرنیٹ معلومات کا ایک ڈیجیٹل بروشر تھا، جہاں تعامل کم سے کم تھا۔ پھر ویب 2.0 کا دور آیا، جس نے سوشل میڈیا، بلاگز، اور صارف کے تیار کردہ مواد کو جنم دیا۔ انٹرنیٹ دو طرفہ سڑک بن گیا، جہاں صارفین نہ صرف معلومات حاصل کرتے تھے بلکہ تخلیق اور شیئر بھی کرتے تھے۔ یہ دور انٹرنیٹ کی جمہوری روح کا عروج تھا، جہاں ہر کسی کو اپنی آواز بلند کرنے کا موقع ملا۔ لیکن پھر مصنوعی ذہانت کا سورج طلوع ہوا، اور ڈیجیٹل دنیا یکسر بدل گئی۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہمیں کسی بھی قسم کی معلومات چاہیے ہو، تو بس ایک سوال پوچھنے کی دیر ہے۔ گوگل جیمنائی ہو، چیٹ جی پی ٹی، بنگ اے آئی، کو پائلٹ یا ڈیپ سیک یہ سبھی مصنوعی ذہانت کے جادوئی چراغ ہیں۔ یہ پلک جھپکتے ہی انٹرنیٹ کے گوشے گوشے سے معلومات اکٹھی کر کے ہمارے سامنے ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ اب ہمیں کسی ویب سائٹ پر جانے کی زحمت نہیں کرنی پڑتی، معلومات خود چل کر ہمارے پاس آتی ہیں۔ بظاہر یہ سہولت بہت اچھی لگتی ہے، وقت اور محنت کی بچت، معلومات تک فوری رسائی۔ لیکن ذرا گہرائی میں اتر کر دیکھیں، اس سہولت کے پردے میں ایک سنگین مسئلہ چھپا ہوا ہے۔ یہ مسئلہ صرف ویب سائٹ مالکان کی آمدنی کا نہیں ہے، بلکہ یہ انٹرنیٹ کے پورے ماحولیاتی نظام کو متاثر کرنے والا ہے۔ وہ ویب سائٹس جن پر ہم کبھی معلومات کے لیے جاتے تھے، ان کی آمدنی کا ذریعہ کیا تھا؟ ظاہر ہے، اشتہارات۔ جب ہم ان کی ویب سائٹ پر جاتے تھے، صفحات دیکھتے تھے، تو انہیں اشتہارات کے پیسے ملتے تھے۔ اس کے علاوہ، کچھ ویب سائٹس براہ راست سبسکرپشنز یا پریمیم مواد کی فروخت سے بھی آمدنی حاصل کرتی تھیں۔ یہ ایک نازک معاشی نظام تھا، لیکن یہ کام کر رہا تھا۔ یہ نظام مواد کی تخلیق، صحافت، تفریح، اور تعلیم کو آن لائن فروغ دے رہا تھا۔ لیکن اب جب ہم ویب سائٹ پر جا ہی نہیں رہے، تو ان کی آمدنی کیسے ہوگی؟ مصنوعی ذہانت کے کرالرز ویب سائٹس کو کھنگالتے ضرور ہیں، معلومات نکالتے ہیں، لیکن اس سے ویب سائٹ کی ٹریفک نہیں بڑھتی، ایڈ ویو کاؤنٹ صفر رہتا ہے، یعنی ویب سائٹ مالکان کے لیے آمدنی کا کوئی راستہ نہیں۔ یہ ایک ایسا بحران ہے جس نے انٹرنیٹ کے معاشی ماڈل کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ یہ ایک ایسا چیلنج ہے جس نے ویب سائٹس کی بقا کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ وہ لوگ جو بلاگز لکھتے ہیں، مضامین تحریر کرتے ہیں، نیوز ویب سائٹس چلاتے ہیں، ان سب کی آمدنی سکڑ رہی ہے۔ ٹل بٹ نامی ایک کمپنی کی تحقیق کے مطابق، ویب سائٹس پر ٹریفک میں 96 فیصد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ کوئی معمولی کمی نہیں، بلکہ ویب سائٹس کے لیے موت کا پیغام ہے۔ اگر ویب سائٹس کو آمدنی نہیں ہوگی، تو وہ اپنے اخراجات کیسے پورے کریں گے؟ ہوسٹنگ کے پیسے، عملے کی تنخواہیں، مواد کی تیاری کا خرچہ، یہ سب کہاں سے آئے گا؟ نتیجہ یہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ یہ ویب سائٹس بند ہونا شروع ہو جائیں گی، اور انٹرنیٹ پر معلومات کا تنوع ختم ہو جائے گا۔ آزاد صحافت، متنوع آراء، اور مخصوص موضوعات پر گہرائی سے تحقیق پر مبنی مواد، یہ سب خطرے میں پڑ جائیں گے۔ انٹرنیٹ، جو کبھی معلومات کا ایک رنگین گلدستہ تھا، ایک یک رنگی صحرا بن سکتا ہے۔ یہ صرف معاشی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ یہ انٹرنیٹ کے بنیادی فلسفے کو بھی چیلنج کرتا ہے۔ انٹرنیٹ کو کبھی معلومات کا آزاد اور جمہوری پلیٹ فارم سمجھا جاتا تھا۔ لیکن مصنوعی ذہانت کی آمد کے بعد، یہ پلیٹ فارم چند بڑی کمپنیوں کے کنٹرول میں جا رہا ہے۔ یہ کمپنیاں اپنے الگورتھمز کے ذریعے یہ طے کر رہی ہیں کہ ہم کیا دیکھیں گے، کیا پڑھیں گے، اور کس چیز پر یقین کریں گے۔ یہ الگورتھمز اکثر غیر شفاف اور جانبدار ہوتے ہیں، جو ہماری سوچ کو محدود کرسکتے ہیں اور ہمیں ایک خاص سمت میں دھکیل سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ، جو کبھی سب کا تھا، اب چند ہاتھوں میں سمٹ رہا ہے۔ یہ انٹرنیٹ کی اصل روح کے خلاف ہے، جو آزادی، مساوات، اور معلومات تک بلا روک ٹوک رسائی پر مبنی تھی۔ اس صورتحال کے نتیجے میں، ہم انٹرنیٹ پر معلومات کی یکسانیت اور فلٹر ببلز کا سامنا کر سکتے ہیں۔ اگر ہم صرف وہی معلومات دیکھیں جو مصنوعی ذہانت ہمارے لیے منتخب کرتی ہے، تو ہم مختلف نقطہ نظر سے محروم ہوجائیں گے اور ہماری سوچ محدود ہو جائے گی۔ فلٹر ببلز ہمیں اپنی ہی آراء میں قید کرسکتے ہیں، اور ہم ان لوگوں سے دور ہوجائیں گے جو ہم سے مختلف سوچتے ہیں۔ یہ ایک منقسم اور پولرائزڈ معاشرے کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے۔ مصنوعی ذہانت صرف تباہی نہیں لا رہی، بلکہ یہ انٹرنیٹ کو ایک نیا روپ بھی دے رہی ہے۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے، انٹرنیٹ زیادہ ذہین، زیادہ کارآمد، اور زیادہ محفوظ ہوسکتا ہے۔ یہ معلومات کی تلاش کو آسان بنا سکتا ہے، سائبر حملوں سے تحفظ فراہم کرسکتا ہے، اور ہمارے ڈیجیٹل تجربات کو ذاتی نوعیت کا بنا سکتا ہے۔ مستقبل کا انٹرنیٹ، مصنوعی ذہانت کی طاقت سے لیس ہو کر، آج کے انٹرنیٹ سے کہیں زیادہ طاقتور اور مفید ہوسکتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے، ہم ذاتی نوعیت کی تعلیم، بہتر صحت کی دیکھ بھال، اور زیادہ موثر کاروباری حل حاصل کر سکتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت انٹرنیٹ کو مزید قابل رسائی بھی بنا سکتی ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے رکاوٹوں کو دور کرسکتی ہے جو معذوری کا شکار ہیں یا جن کی رسائی کم ہے۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے، ترجمہ اور زبان کی رکاوٹوں کو ختم کیا جاسکتا ہے، اور معلومات کو دنیا کے ہر کونے تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہ ایک زیادہ جامع اور عالمی انٹرنیٹ کی طرف ایک قدم ہوسکتا ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم انٹرنیٹ کو مصنوعی ذہانت کے ہاتھوں مرنے دیں گے، یا پھر اس کی مدد سے اسے ایک نئی زندگی عطا کریں گے؟ جواب یقیناً دوسرا ہونا چاہیے۔ ہمیں مصنوعی ذہانت کو انٹرنیٹ کے قاتل کے طور پر نہیں، بلکہ مسیحا کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم مصنوعی ذہانت کے استعمال کے لیے رہنما اصول وضع کریں، تاکہ اس کی طاقت کو مثبت مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکے۔ ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ مصنوعی ذہانت انٹرنیٹ کو چند ہاتھوں میں محدود کرنے کے بجائے، اسے مزید جمہوری اور قابل رسائی بنائے۔ ان رہنما اصولوں میں شفافیت، جوابدہی، اور صارف کا اختیار شامل ہونا چاہیے۔ مصنوعی ذہانت کے الگورتھمز کو شفاف ہونا چاہیے، تاکہ ہم سمجھ سکیں کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں اور فیصلے کیسے کرتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے نظاموں کو جوابدہ ہونا چاہیے، تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی ذمہ داری طے کی جاسکے۔ اور صارفین کو یہ اختیار ہونا چاہیے کہ وہ مصنوعی ذہانت کے استعمال کو کنٹرول کرسکیں اور اپنی معلومات کی حفاظت کرسکیں۔ اس کے علاوہ، ہمیں نئے کاروباری ماڈلز تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو ویب سائٹس کو مصنوعی ذہانت کے دور میں زندہ رہنے میں مدد دے سکیں۔ شاید سبسکرپشن ماڈلز، مائیکرو پیمنٹس، یا کمیونٹی کی حمایت یافتہ فنڈنگ جیسے طریقے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی یقینی بنانا ہوگا کہ مواد کے تخلیق کاروں کو ان کے کام کا مناسب معاوضہ ملے۔ یہ انٹرنیٹ کے ماحولیاتی نظام کو صحت مند اور پائیدار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ انٹرنیٹ کا مستقبل ابھی لکھا جانا باقی ہے۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اسے کس سمت میں لے کر جاتے ہیں۔ کیا ہم مصنوعی ذہانت کو انٹرنیٹ کا زوال بننے دیں گے، یا پھر اسے ایک نیا جنم عطا کریں گے؟ فیصلہ ہمارا ہے۔ آیئے مل کر ایک ایسا انٹرنیٹ بنائیں جو نہ صرف ذہین ہو، بلکہ انسانیت کے لیے بھی مفید ہو۔ یہ ایک چیلنجنگ کام ہے، لیکن یہ ناممکن نہیں ہے۔ اگر ہم مل کر کام کریں، تو ہم ایک ایسا مستقبل بنا سکتے ہیں جہاں انٹرنیٹ اور مصنوعی ذہانت دونوں مل کر انسانیت کی خدمت کریں۔ ہمیں امید اور عزم کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا، اور یقین رکھنا ہوگا کہ ہم ایک بہتر ڈیجیٹل مستقبل تشکیل دے سکتے ہیں۔

ٹرین میں امام پر حملہ: بھارت میں مسلمانوں کی سلامتی پر سوالیہ نشان

تحریر: محمد فداء المصطفیٰ قادری
رابطہ نمبر: 9037099731
ڈگری اسکالر: دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی

بھارت میں مذہبی اقلیتوں، خصوصاً مسلمانوں کے خلاف تشدد کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ حالیہ واقعہ، جس میں ایک معمر امام پر ٹرین میں حملہ کیا گیا، اس بڑھتی ہوئی نفرت اور اسلاموفوبیا کی ایک اور مثال ہے۔ ہندوتوا شدت پسندوں نے امام صاحب پر جھوٹا الزام لگا کر انہیں ''پاکستانی'' کہہ کر نشانہ بنایا، جو کہ مسلمانوں کو ہراساں کرنے کی منظم مہم کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ واقعہ بھارت میں مسلمانوں کی سلامتی پر سنگین سوالات اٹھاتا ہے۔ کیا بھارتی مسلمانوں کو مذہبی آزادی اور تحفظ حاصل ہے؟ یا وہ مسلسل خوف اور عدم تحفظ کا شکار رہیں گے؟ کیا بھارت میں مسلمانوں کے لیے ٹرینوں اور عوامی مقامات پر محفوظ رہنا ممکن ہے؟ کیا امام پر حملہ مسلمانوں کو ڈرانے اور ان کی مذہبی شناخت کو ختم کرنے کی کوشش ہے؟ بھارتی حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے ایسے حملوں کو روکنے میں کیوں ناکام ہیں؟ کیا عالمی برادری بھارت میں مسلمانوں کے خلاف ہونے والے مظالم پر خاموش تماشائی بنی رہے گی؟ مسلمانوں کو اپنے مذہبی رہنماؤں اور برادری کے تحفظ کے لیے کیا عملی اقدامات کرنے چاہییں؟ یہ واقعہ بھارت میں مذہبی اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں، کے خلاف جاری ناانصافی اور ظلم کی ایک تازہ مثال ہے۔ دنیا بھر میں بنیادی انسانی حقوق کا شعور تیزی سے بیدار ہو رہا ہے، لیکن افسوس کہ بھارت میں مسلمانوں کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہیں تشدد، تعصب اور نفرت کا مستحق سمجھا جا رہا ہے، اور یہ صورتحال دن بدن بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ اس طرح کے رویے کو معمول بنا دیا گیا ہے، مگر افسوس کہ نہ تو خود مسلمان اور نہ ہی ان کے قائدین اس حساس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ دوسری جانب، حکومتی سطح پر بھی ایسے حملوں کی روک تھام کے بجائے، خاموشی یا چشم پوشی کی جا رہی ہے۔ حکومت کی بے حسی اور عوامی سطح پر بڑھتی ہوئی انتہا پسندی اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ مسلمانوں کو ہراساں کرنا، ان پر بے بنیاد الزامات عائد کرنا اور انہیں سرعام نشانہ بنانا ایک عام سی بات بن گئی ہے۔ بھارت میں ہندوتوا نظریے کے پیروکاروں کے لیے مسلمانوں کے خلاف حملے کرنا گویا ایک ''لذت'' بن چکا ہے۔ یہ بات انتہائی تشویشناک ہے کہ اس بڑھتی ہوئی نفرت کے خلاف کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا جا رہا۔ مسلمان سڑکوں، ٹرینوں اور عوامی مقامات پر محض اپنی مذہبی شناخت کی وجہ سے نشانہ بن رہے ہیں، اور انہیں ایک غیر محفوظ اقلیت بنا دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو اپنی شناخت بچانے کے لیے اقدام کرنا ہوگا۔ اگر مسلمانوں نے ابتداء میں ہی جراتمندی کا مظاہرہ کیا ہوتا اور اپنی عزت و وقار کی حفاظت کے لیے اجتماعی سطح پر اقدامات کیے ہوتے، تو آج انہیں ایسی صورتحال کا سامنا نہ ہوتا۔ ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جب تک مسلمان خود اپنی حالت بدلنے کے لیے کوشش نہیں کریں گے، اس ظلم اور جبر کا سلسلہ جاری رہے گا۔ مسلمانوں کو نہ صرف اپنے حقوق کے لیے متحد ہونا ہوگا بلکہ عالمی برادری کے سامنے اپنی مظلومیت کو اجاگر کرنے کے لیے بھی اقدامات کرنا ہوں گے۔ اگر آج خاموشی اختیار کی گئی، تو کل یہ ظلم مزید شدت اختیار کر جائے گا۔ وقت آچکا ہے کہ مسلمان اپنی بقا کی جنگ کے لیے سنجیدگی کا مظاہرہ کریں اور اپنے مذہب اور شناخت کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کریں۔ ویسے ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ بھارت میں انتہا پسند ہندوتوا نظریے کے ماننے والوں کی جانب سے مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے واقعات مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ سڑکوں، ٹرینوں اور عوامی مقامات پر مسلمانوں کو صرف ان کی مذہبی شناخت کی بنا پر ہراساں کرنا، مار پیٹ کرنا اور انہیں ''پاکستانی'' یا ''غدار'' کہہ کر نفرت انگیز حملے کرنا اب معمول بن چکا ہے۔ ایسے واقعات بھارتی معاشرے میں بڑھتی ہوئی مذہبی عدم برداشت اور فاشزم کی نشاندہی کرتے ہیں، جس میں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو دوسرے درجے کے شہری بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہندوتوا نظریہ، جو کہ بھارت کو صرف ہندوؤں کا ملک بنانے کی کوشش کرتا ہے، آج ایک سنگین خطرہ بن چکا ہے۔ یہ نظریہ صرف سیاسی ومعاشی سطح پر ہی نہیں، بلکہ سماجی سطح پر بھی مسلمانوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ سڑکوں، ٹرینوں، بازاروں اور دیگر عوامی مقامات پر مسلم شناخت رکھنے والے افراد کو یا تو زبردستی ''جے شری رام'' کے نعرے لگانے پر مجبور کیا جاتا ہے، یا پھر انہیں مارتے ہوئے ان کی مذہبی علامات جیسے کہ ٹوپی، داڑھی یا حجاب کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہ حملے صرف چند شرپسندوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ انہیں اکثر حکومتی سرپرستی حاصل ہوتی ہے۔ بہت سے واقعات میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتے، بلکہ بعض اوقات متاثرہ مسلمان کو ہی مجرم بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر ان مظالم کے آغاز میں ہی مسلمانوں نے جرات اور اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی اجتماعی طاقت کا اظہار کیا ہوتا، تو آج یہ حالات اس قدر خراب نہ ہوتے۔ لیکن بدقسمتی سے، مسلمان قیادت اور عوامی سطح پر اس ظلم کے خلاف منظم مزاحمت دیکھنے کو نہیں ملتی۔ زیادہ تر لوگ یا تو خاموش رہتے ہیں، یا پھر حکومتی دباؤ کی وجہ سے اپنی آواز بلند نہیں کر پاتے۔ یہی خاموشی ظالموں کے حوصلے بڑھاتی ہے۔ جب ایک قوم پر مسلسل حملے ہوتے رہیں اور وہ اس کے خلاف عملی اقدامات نہ کرے، تو حملہ آوروں کو مزید شہہ ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوتوا دی شدت پسندوں نے مسلمانوں کو ایک آسان شکار سمجھ لیا ہے، اور اب یہ حملے کھلے عام کیے جا رہے ہیں۔ بھارت میں مسلمانوں کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت صرف چند افراد یا تنظیموں کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک منظم ایجنڈے کا حصہ بن چکی ہے۔ مسلمانوں کو خوف زدہ کرکے ان کی شناخت مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ وہ اپنی اسلامی ثقافت اور مذہبی تشخص سے دستبردار ہوجائیں۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے کیونکہ اگر مسلمانوں نے اس ظلم کے خلاف کوئی منظم ردعمل نہ دیا، تو یہ نفرت انگیز حملے مزید شدت اختیار کر سکتے ہیں۔ بھارت میں کئی ایسے علاقے ہیں جہاں مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کے بعد اب کھلے عام کہا جا رہا ہے کہ وہ ''پاک'' ہو چکے ہیں، یعنی وہاں مسلمان اب نہیں رہتے۔ اگر مسلمانوں نے خاموشی اختیار کی تو آنے والے سالوں میں یہ مہم مزید آگے بڑھے گی اور مسلمانوں کو مزید سماجی، اقتصادی اور سیاسی طور پر دبایا جائے گا۔ ایسے حال میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟

1. اجتماعی شعور بیدار کرنا

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی کمیونٹی میں شعور پیدا کریں اور اس حقیقت کو سمجھیں کہ یہ صرف چند افراد کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری قوم کے بقا کا سوال ہے۔ مذہبی، سماجی اور تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ ان مسائل پر روشنی ڈالیں اور قوم کو جگائیں۔

2. قانونی اقدامات اٹھانا

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قانونی راستہ اختیار کریں اور ہر ظلم کے خلاف آواز بلند کریں۔ اگر کہیں زیادتی ہوتی ہے تو اسے میڈیا کے ذریعے سامنے لایا جائے، عدالت میں مقدمے درج کیے جائیں اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے اداروں کو بھی اس مسئلے سے آگاہ کیا جائے۔

3. اتحاد اور یکجہتی قائم کرنا

مسلمانوں کو مسلکی، سیاسی اور سماجی اختلافات سے بالاتر ہو کر اتحاد قائم کرنا ہوگا۔ جب تک مسلمان ایک دوسرے کے مسائل میں شریک نہیں ہوں گے، تب تک وہ اپنے حقوق کے لیے مضبوط آواز بلند نہیں کرسکیں گے۔

4. عالمی سطح پر آواز بلند کرنا

بھارت میں مسلمانوں کے خلاف ہونے والے مظالم کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنا ضروری ہے۔ عالمی میڈیا، انسانی حقوق کی تنظیمیں اور مسلم ممالک کو اس مسئلے سے آگاہ کیا جائے تاکہ دباؤ ڈالا جاسکے۔

5. تعلیم اور معیشت پر توجہ دینا

مسلمان اگر تعلیمی اور اقتصادی لحاظ سے مضبوط ہوں گے تو ان پر حملہ کرنا اتنا آسان نہیں ہوگا۔ انہیں چاہیے کہ وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھیں، مضبوط معیشت قائم کریں اور اپنے کاروبار کو فروغ دیں تاکہ وہ دوسروں پر انحصار نہ کریں۔

الغرض! سڑکوں، ٹرینوں اور عوامی مقامات پر مسلمانوں پر حملے اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ بھارت میں انتہا پسند قوتیں ایک خاص ایجنڈے پر کام کر رہی ہیں۔ ایسے ذلت آمیز مظالم کے آغاز میں ہی اگر مسلمانوں نے جراتمندانہ انداز میں باعزت ملت ہونے کا ثبوت دیا ہوتا، تو آج ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ وقت کا تقاضا ہے کہ مسلمان اپنی بقا کے لیے متحد ہوں، ظلم کے خلاف آواز بلند کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ کسی بھی طرح سے دوسرے درجے کے شہری بننے کے لیے تیار نہیں۔ اگر آج بھی خاموشی اختیار کی گئی، تو آنے والی نسلوں کو مزید بدترین حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

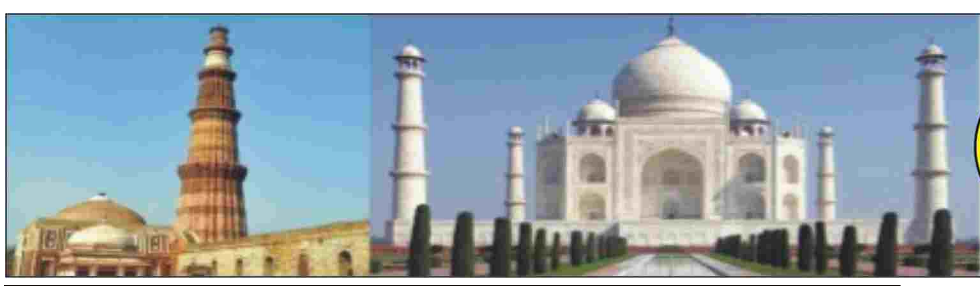

وقف ترمیمی بل کے خلاف جنتر منتر دہلی میں احتجاجی مظاہرہ کو کامیاب کریں: مفتی افتخار احمد قاسمی

بنگلور، 10 مارچ (پریس ریلیز): آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن اور جمعیۃ علماء کرناٹک کے صدر مولانا مفتی افتخار احمد قاسمی (سرپرست مرکز تحفظ اسلام ہند) نے اپنا ایک اخباری بیان جاری کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس وقت ملک کے جو حالات بنتے جا رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں، دن بہ دن ملک کے حالات بہت تیزی کے ساتھ خراب ہوتے جا رہے ہیں، مرکزی حکومت مکمل منصوبہ بندی اور پلاننگ کے ساتھ یہاں کی اقلیت بالخصوص مسلمانوں کے لئے مسائل کھڑا کررہی ہے، مرکزی حکومت اپنے کئے گئے وعدوں پر مکمل طور پر ناکام ہے اور اسی لئے نت نئے مسائل کھڑا کررہی ہے اور ملک میں ڈیوائڈ اینڈ رول کی پالیسی بنانا چاہتی ہے اور یہ ایسی پالیسی ہے جس سے اقتدار بچانے کا کام رہے ہیں، اسی طرح آپس میں نفرت پھیلا کر، جھوٹ پہ جھوٹ بول کر، لوگوں کو تذبذب اور انتشار کے ماحول میں الجھا کر، غیرضروری فرضی مسائل کھڑا کرکے اقتدار پر مضبوطی کے ساتھ بنے رہنے کے لئے کوششیں کررہی ہے۔مفتی صاحب نے فرمایا کہ اِس وقت مرکزی حکومت جو مسئلہ اٹھا رہی ہے وہ مسلمانوں کا وقف ترمیمی بل ہے اور لوگوں کو یہ باور کرا رہی ہے کہ وقف کے نام سے مسلمانوں کے پاس جو جائدادیں ہیں یہ سرکار کی ہیں جو کہ سابقہ دعوؤں کی طرح حقیقت سے خالی اور جھوٹ پر مبنی ہے، جبکہ سچ تو یہ ہیکہ اوقاف کہ زمینیں مسلم آباؤ واجداد نے مسلمانوں کی ترقی کے لئے وقف کی ہیں، مذہب اسلام میں جو وقف کا کانسپٹ ہے جو کہ ایک عبادت ہے اس کو انجام دینے کے لئے مسلمانوں نے بڑی تعداد میں اپنی جائیدادیں وقف کی ہیں، اب جو جائیداد وقف کرتے ہیں ان کا کوئی متولی ہوتا ہے، ان کی تولیت کسی کو دی جاتی ہے، کہیں کوئی کمیٹی متولی ہے تو کہیں کوئی ٹرسٹ ہے اور کہیں ڈائریکٹ وقف بورڈ ہی متولی ہے، لہٰذا یہ کوئی سرکاری جائداد نہیں ہے بلکہ یہ مسلمانوں کے آباؤ و اجداد کی وقف کردہ زمینیں ہیں اور اسی طرح یہ بات بھی عام کی جارہی ہے کہ سب سے زیادہ زمینیں مسلمانوں کے پاس ہے، جو کہ سراسر غلط ہے اس سے کہیں زیادہ جائدادیں دوسری کمیونٹی کے پاس ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے اس سے پہلے بھی وقف قانون میں ترمیم کی گئی ہے چونکہ وہ ترمیمات مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے ہوئی تھی، لہٰذا اس پر ہم نے کبھی اعتراض نہیں کیا اور نہ ہی کسی طرح کا کوئی احتجاج کیا بلکہ اسے قبول کیا لیکن یہ جو حالیہ ترمیمی بل لایا جا رہا ہے اس میں مسلمانوں کے حقوق اور اختیارات کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس میں وقف بورڈ میں غیروں کو ممبر بنانے کی بات ہے، وقف بائی یوزر کے حق کو ختم کرنے کی کوشش ہورہی ہے، وقف ٹریبونل کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ایسی بہت ساری چیزیں ہیں جو وقف بورڈ، مسلمانوں اور متولیوں کو جو حقوق ملے ہوئے ہیں ان کو ختم کرنے کی پوری طرح سازشیں اور کوششیں ہورہی ہیں، اس بل کو پاس کرنا انہوں نے طے بھی کرلیا ہے جبکہ بل کی مخالفت میں پورے ملک سے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے تحت پانچ کروڑ سے زیادہ میل جا چکے ہیں، جے پی سی کے سامنے پورے ملک سے مختلف وفود کی شکل میں حاضر ہوکر بل کی خامیوں کو کھول کھول کر بیان کیا گیا، اس کے باوجود ان جذبات و احساسات اور احتجاج کو قبول نہ کرنا یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حکومت اپنی ضد اور اَنا پر اَڑی ہوئی ہے، حکومت کو ملک میں امن، چین، سکون، آپسی اتحاد و اتفاق اور بھائی چارے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ بل کابینہ میں پاس ہوگئی ہے اور اب حکومت اسے پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہے، ایسے موقع پر نہ صرف مسلمان بلکہ اس ملک میں بسنے والے تمام برادرانِ وطن کو بھی سامنے آنا ہوگا کیونکہ مسئلہ فقط مسلمانوں کا نہیں ہے بلکہ برادرانِ وطن سکھوں اور عیسائیوں کا بھی ہے اُن کے پاس بھی کافی جائیدادیں ہیں، اگر یہ سب مل کر ایک دوسرے کے مسئلے میں کھڑے ہوکر متحدہ آواز نہیں لگائیں گے تو کام نہیں بنے گا، لہٰذا سب کو مل کر متحدہ آواز لگانے کی ضرورت ہے۔مفتی افتخار احمد قاسمی نے جنتر منتر دہلی میں ہونے والے احتجاج کے بارے میں فرمایا کہ دستور میں دیئے گئے حقوق کے مطابق اپنی ناراضگی کا اظہار کرنے اور بل کی مخالفت میں اپنا احتجاج درج کرانے کیلئے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے 13 مارچ بروز جمعرات بوقت صبح 10:00 بجے جنتر منتر دہلی میں ایک احتجاجی پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے، اس احتجاج کیلئے ملک کے تمام مسالک و مکاتبِ فکر اور تمام تنظیموں، اسی طرح ملک کے بڑے اکابرین کی طرف سے تائید حاصل ہے، لہٰذا جو حضرات دہلی کے اطراف واکناف سے تعلق رکھتے ہیں اِس دھرنے کا ضرور بالضرور حصہ بنیں اور اِس بل کے خلاف اپنا پُرزور احتجاج درج کرائیں، دستور کا خیال رکھتے ہوئے آئینی حقوق اور قانونی دائرے میں رہ کر اِس احتجاج کو ہر طرح کامیاب کرنے کی کوشش کریں اور جو حضرات دور دراز رہتے ہیں اور شریک نہیں ہوسکتے وہ اِس دھرنے اور احتجاج کی کامیابی کے لئے اپنی اپنی جگہوں پر رہ کر دعاؤں کا اہتمام کریں کہ، اللہ تعالیٰ ہمارے اکابرین کے اس اقدام کو اور ہونے والے احتجاج کو بے انتہا قبول فرمائے، ہر طرح کے شرور وفتن اور آزمائشوں سے حفاظت فرمائے اور بخیر و عافیت اختتام تک پہنچائے اور ملک وملت میں بہترین اثرات مرتب فرمائے اور ہم سب کو اپنے مسائل کے تئیں بیدار رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

افطار پارٹی، ضلع ایس پی ابھیناش کمار اور مختلف مذاہب کے افراد کی کثیر تعداد میں شرکت

ناندیڑ: 10/مارچ: جماعت اسلامی ہند کی جانب سے ہر سال رمضان المبارک میں دعوتی افطار پارٹیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں آج مسجد وزیر آباد میں ایک پُروقار افطار پارٹی منعقد کی گئی، جس میں مہمانِ خصوصی کے طور پر ضلع ایس پی ابھیناش کمار، پولس انسپکٹر وزیر آباد پولیس اسٹیشن جناب کدم صاحب ٹریفک پولیس انچارج، و دیگر عہدیداران، اور دیگر سماجی تنظیموں کے ذمہ داران کو مدعو کیا گیا تھا۔ پروگرام کا آغاز مجید خان کے درسِ قرآن سے ہوا، جس میں انہوں نے رمضان المبارک میں روزے کی فرضیت، اس کی حکمت اور قرآن کی روشنی میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے توحید، رسالت اور آخرت کے بنیادی اسلامی تصورات پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ روزے کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے، تاکہ انسان برائیوں سے بچے اور نیکیوں کی طرف راغب ہوکر اللہ کی رضا حاصل کرسکے۔ اس موقع پر ضلع ایس پی ابھیناش کمار نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ رمضان ایک برکتوں والا مہینہ ہے، جس میں مسلمان عبادت میں مشغول ہوتے ہیں اور قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلام اس معاملے میں بہترین تربیتی نظام رکھتا ہے۔ اگر لوگ مذہبی تعلیمات پر عمل کریں تو سماج میں کبھی بھی برائیاں اور جرائم پیدا نہیں ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب لوگ اپنے مذاہب کی اصل تعلیمات سے دور ہوجاتے ہیں تو وہ غلط راستے پر چل پڑتے ہیں، جس کی وجہ سے پولیس کو جرائم کی روک تھام کے لیے کارروائی کرنا پڑتی ہے۔ ایس پی ابھیناش کمار نے جماعت اسلامی ہند اور مسجد کمیٹی وزیر آباد کے اس اقدام کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی دعوتی افطار پارٹیوں سے مختلف مذاہب کے افراد کے درمیان محبت اور بھائی چارہ بڑھے گا، غلط فہمیاں دور ہوں گی اور معاشرے میں ہم آہنگی کو فروغ ملے گا۔ مسجد وزیر آباد کے امام وخطیب مفتی ایوب قاسمی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں روزے کی فرضیت کا مقصد تقویٰ (یعنی اللہ کا خوف) پیدا کرنا قرار دیا ہے، تاکہ لوگ اللہ کی نافرمانی سے بچیں اور اس کی اطاعت کریں۔ جماعت اسلامی ہند ناندیڑ کے مقامی امیر، ابرار دیشمکھ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اسلامی ہند ہمیشہ اس کوشش میں رہتی ہے کہ برادرانِ وطن کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے۔ اس مقصد کے لیے مختلف پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے، اور افطار پارٹی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ غیرمسلم بھائی مسجد کے ماحول کو قریب سے دیکھیں، مسلمانوں کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کریں اور آپسی تعلقات کو مضبوط بنائیں۔ افطار کے وقت تمام شرکاء نے ایک ساتھ روزہ افطار کیا، جس کے بعد نمازِ مغرب ادا کی گئی۔ غیرمسلم مہمانوں نے بھی مسجد میں قیام کیا اور نماز کے مناظر کا مشاہدہ کیا۔ نماز کے بعد جماعت اسلامی ہند کی جانب سے تمام معزز مہمانوں کو قرآن مجید کا مراٹھی ترجمہ اور شودھن اسپیشل رمضان سپلیمنٹ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ پروگرام کی نظامت برادر ڈاکٹر برکت اللہ سر نے انجام دی۔ یہ افطار پارٹی بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے اور معاشرتی تعلقات کو مستحکم کرنے کے لیے ایک کامیاب قدم ثابت ہوئی۔

اساتذہ کی ماہِ مارچ کی تنخواہ عید سے قبل ادا کرنے کا مطالبہ

اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھٹنا، ضلع شاخ اکولہ کا مطالبہ

اکولہ: 10/مارچ (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) مہاراشٹر کی موقر اساتذہ تنظیم اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھٹنا، ضلع شاخ اکولہ کے ایک وفد نے ضلع پریشد اکولہ کے ایجوکیشن آفیسر (پرائمری) سے رسمی ملاقات کی اور ماہِ مارچ 2025 کی تنخواہ 25 مارچ سے قبل ادا کیے جانے کے لیے ایک میمورینڈم دیا۔ اس موقع پر ایجوکیشن آفیسر رتن سنگھ پوار نے اساتذہ کے وفد کو یقین دلایا کہ Shalarth سے منسلک تمام ضروری کارروائیاں جلد از جلد مکمل کی جائیں گی، تاکہ تنخواہوں کی ادائیگی بروقت ممکن ہو سکے۔ مزید برآں، ایجوکیشن آفیسر نے وضاحت کی کہ جیسے ہی سرکاری فنڈز وصول ہوں گے، حتی المقدور کوشش کی جائے گی کہ ماہِ مارچ کی تنخواہ عیدالفطر سے پہلے جاری کردی جائے انہوں نے مزید کہا کہ عیدالفطر جیسے بڑے اسلامی تہوار کے پیشِ نظر اس معاملے کو اولین ترجیح دی جائے گی، تاکہ معزز اساتذہ کرام کو کسی مالی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس موقع پر اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھٹنا، ضلع شاخ اکولہ کے ضلعی صدر شاہد اقبال خان کے ہمراہ، روح اللہ خان، ساجد انصاری، محمد اشفاق اور دیگر تنظیمی عہدیداران بھی موجود تھے، جنہوں نے اپنے مطالبات کو مؤثر انداز میں پیش کیا۔

پروفیسر قاضی زین الساجدین صدیقی میرٹھی

ایک مخلص عالم دین، ملی رہنما، عظیم دانشور اور ماہر تعلیم تھے

مولانا مفتی عطاء الرحمن قاسمی

مارچ نئی دہلی، پروفیسر زین الساجدین صدیقی سابق صدر وڈین شعبہء سنی دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڑھ وسابق چیئرمین یوپی مدرسہ بورڈ کے اچانک انتقال پر اظہار رنج وملال کرتے ہوئے مولانا مفتی عطاء الرحمن قاسمی چیئرمین شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی ونائب صدر آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے کہا کہ شہر قاضی میرٹھ پروفیسر زین الساجدین صدیقی ایک مخلص عالم دین، ملی رہنما، عظیم دانشور اور ماہر تعلیم تھے، وہ ایک علمی خانوادہ کے چشم وچراغ تھے، آپ کے والد قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر اور دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوری کے رکن تھے، خود پروفیسر قاضی زین الساجدین صدیقی تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند کے جنرل سکریٹری، آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی مجلس عاملہ کے رکن اور شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ کے بھی رکن تھے، آپ ایک اچھے قلم کار اور مصنف بھی تھے، آپ اپنی حیات مستعار کے آخری دنوں میں اپنے خاندان کے حالات وکوائف اور علمی، دینی اور سماجی خدمات پر ایک اہم کتاب لکھنے میں مصروف تھے اور برابر اس کا ذکر فرماتے تھے، آپ کے خانوادہ کا، خاندان ولی اللہی سے بڑا گہرا تعلق رہا ہے، وہ تحریک شہیدین ؒ سے بھی وابستہ رہے ہیں۔ پروفیسر قاضی زین الساجدین میرٹھی بڑے جری و بیباک انسان تھے، وہ ہر قسم کی اپنی قومی وملی رائے بڑی قوت ومضبوطی کے ساتھ رکھنے کے عادی تھے، پروفیسر زین الساجدین صدیقی کے انتقال سے جہاں قوم وملت کا عظیم خسارہ ہوا ہے، وہاں میرا ناقابل تلافی نقصان بھی ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات ومراتب بلند کرے اور ان کے پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین!

نعت کہنا صحابہ کی سنت اور نعتیہ محفل کا انعقاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (مولانا مشیر رضوی)

پندرہ سوسالہ جشنِ عید میلاد کی نسبت سے دفتر رضا اکیڈمی پر چوتھا ماہانہ نعتیہ مشاعرہ انتہائی کامیاب رہا

مالیگاؤں: 10/مارچ: حضورِ اکرم مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہنا، سننا اور سنانا سب باعث اجر و ثواب ہیں، بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابہ نعت کے اشعار پیش کرتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوکر دعائیں دیتے، تاریخی حوالوں سے کئی صحابہء کرام کا ذکر ملتا ہے جو رسول اللہ صل اللہ علیہ والہ وسلم کی نعتیں لکھتے اور خوشی خوشی حضور کو سناتے۔ حضور بھی سن کر خوشی کا اظہار فرماتے، اس طرح نعت کہنا اور پڑھنا صحابہ کی سنت اور نعتیہ اشعار سن کر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا رسول اللہ صل اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے، عشق و محبت کی نظر سے دیکھا جائے تو نزولِ قرآن کے ذریعہ خود پروردگار عالم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کررہا ہے، اس طرح یہ سنتِ الٰہیہ بھی ہے۔ نعتیہ مشاعرہ کمیٹی کے ارکان قابلِ مبارکباد ہیں جنہوں نے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پندرہ سو سالہ جشنِ ولادتِ مبارکہ کی نسبت سے ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں کے انعقاد کا سلسلہ شروع کیا، اسے جاری رکھا جانا چاہیے تاکہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو مزید فروغ ملے، اللہ تعالیٰ تمام معاونین و متعلقین کو سرکار کے صدقے دارین کی سعادتوں سے نوازے۔ اس طرح کے تاثرات کا اظہار دارالعلوم نورالعلوم قادریہ ضلع سیتا پور، محمود آباد یوپی سے تشریف لائے بزرگ عالمِ دین حضرت مولانا مشیر احمد رضوی نے اپنے خطبہء صدارت میں کیا۔ واضح رہے کہ پندرہ سوسالہ جشنِ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے رضا اکیڈمی مالیگاؤں کی سرپرستی میں نعتیہ مشاعرہ کمیٹی مالیگاؤں کے زیراہتمام چوتھا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ رمضان المبارک کی آٹھویں شب، 8 مارچ سنیچر کو دفتر رضا اکیڈمی پر منعقد ہوا۔ بعد نمازِ تراویح شب ساڑھے گیارہ بجے حافظ محمد حامد رضا ابن محمد آمین اشرفی نے تلاوتِ کلام پاک سے اس مشاعرہ کا آغاز کیا۔ بعدہ ناظم مشاعرہ محمد حسین مشاہد رضوی نے بارگاہ رب العالمین میں حمد و ثنا کا نذرانہ پیش کیا اور تحریکِ صدارت کے ساتھ حاضرین کی تائید بھی موصول کی۔ روایت کے مطابق مشاعرے کے باقاعدہ آغاز سے قبل عادل رضا شریف سر، شاعر اسلام مقصود اشرف اور رضوان ربانی سر نے اپنی مترنم آواز میں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرکے سماں باندھ دیا جس نے محفل کو روحانی کیفیت سے بھر دیا۔ چوتھے ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ کے لئے مطروحہ مصرعے "طیبہ کے سوا سب باغ پامالِ فنا ہوں گے" اور "یہ فیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں" پر حاضر شعراء نے اپنا کلام پیش فرمایا جس پر ہال میں موجود حاضرین و سامعین نے خوب داد وتحسین پیش کی۔ ابتدائی کلام مشاعرے کے کنوینر رضوی سلیم شہزاد اور آخری کلام مشاعرے کے میزبان محمد حسین مشاہد رضوی نے پیش کیا، درمیان میں دیگر شعرا نے دونوں مطروحہ مصرعوں پر یکے بعد دیگرے اپنا اپنا کلام بلاغت نظام پیش فرمایا۔ اتر پردیش سے تشریف لائے تحریکِ پیغامِ انسانیت انڈیا کے بانی وصدر رضا اکیڈمی ضلع مہراج گنج یوپی مولانا نظام احمد مصباحی نے اس ماہانہ نعتیہ مشاعرہ میں خصوصی شرکت فرمائی اور اپنا نعتیہ کلام بھی پیش فرمایا۔ دیگر اہم شرکاء میں پروفیسر مسعود اشرفی (جے اے ٹی سینئر کالج)، محمد آمین رضوی، رضوان ربانی سر، محمد عادل رضا، محمد احسن کاملی، مشتاق اشرفی، عبدالواحد میلادی، قاری حنیف اشرفی، حافظ حامد رضا، محمد حسن، محمد صابر چشتی (جگنو منڈپ) کے علاوہ رضا اکیڈمی مالیگاؤں کے صدر ڈاکٹر رئیس رضوی، رضوی سلیم شہزاد، محمد افضل غازیانی، صدیقی سلیم شہزاد، حافظ شریف رضوی وغیرہ شامل ہیں جبکہ شعراء حضرات میں ڈاکٹر توصیف علی سیدی، مقصود اشرف، ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی، خالد انور، حافظ سلیمان اشرفی، نورالحسن احسان، عطا اشرفی، فیضان رضا، مولانا نظام مصباحی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ پسندیدہ اشعار قارئین کی خدمت میں پیش ہیں:

سب صوم وصلوٰۃ اپنے ناقص ہیں مگر فیضان
دیوانِ ثنا لے کر ہم پیشِ خدا ہوں گے
(فیضان رضا)

طیبہ کے سوا سب باغ پامالِ فنا ہوں گے
جن پر ہے کرم ان کا، وہ اہلِ بقا ہوں گے
(رضوی سلیم شہزاد)

حیات بخشی ہے درگور ہوتی دختر کو
وہ بنتِ حوّا کی عِصمت بچانے آئے ہیں
سب اہلِ جفا اُس دن جھلسیں گے جہنم میں
اور سایہء رحمت میں سب اہلِ وفا ہوں گے
(ڈاکٹر توصیف علی سیدی)

جو تشنہ لب تھے سمندر میں ڈھل گئے آخر
یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں"
اللہ کی رحمت سے وہ خلد رسا ہوں گے
ناموسِ رسالت پر جو لوگ فدا ہوں گے
(محمد حسین مشاہد رضوی)

جو نعتِ پاکِ شہِ دیں سنانے آئے ہیں
وہ نام خلد میں اپنا لکھانے آئے ہیں
(خالد انور)

دھڑکا ہے نہ خوفِ شب، نہ اندیشۂ فردا ہے
جو خاکِ درِ اقدس پر ہم لوگ فنا ہوں گے۔
(مولانا نظام مصباحی، یوپی)

وجودِ قلب میں دریا وہ رحمتوں کا لئے
خزانہ دینِ مبیں کا لٹانے آئے ہیں
(مقصود اشرف)

ہمیں حضور خدا سے ملانے آئے ہیں
جو بن سکی نہیں وہ بھی بنانے آئے ہیں
(حافظ سلیمان اشرفی مالیگانوی)

حسن یہ جشن ہے میلادِ پندرہ سو سالہ
ملائک عرش سے خوشیاں منانے آئے ہیں
(نورالحسن احسان)

سب حرف ہوئے رقصاں دہلیزِ ساعت پر
جب بزمِ ثنا میں ہم الہام نوا ہوں گے
(عطا اشرفی)

طرحی نعتیہ مشاعرے کے اختتام پر شہر عزیز کے بہترین نعت خوان محمد آمین اشرفی کے ذریعہ بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوۃ وسلام باقیام پیش کیا گیا۔ صدر مشاعرہ مولانا مشیر احمد رضوی (محمود آباد یوپی) کی دعا کے بعد تمام شرکاء مشاعرہ کی ضیافت کا خصوصی اہتمام مشتاق احمد اشرفی اور خالد انور صاحبان کی جانب سے کیا گیا۔

EPS-95 پنشنرز کے لیے کم از کم 7,500 روپے پنشن کا مطالبہ

ایم پی نریش مہسکے نے پارلیمنٹ میں حکومت سے فوری اقدام کرنے پر دیا زور

تھانے: 10/مارچ (آفتاب شیخ) ملک بھر میں لاکھوں EPS-95 (ملازمین پنشن اسکیم 95) کے پنشنرز محض 1,000 روپے ماہانہ پنشن پر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، جو مہنگائی کے موجودہ حالات میں انتہائی ناکافی ہے۔ تھانے لوک سبھا کے رکن پارلیمنٹ نریش مہسکے نے پارلیمنٹ کے صفر وقفہ میں اس مسئلے کو اجاگر کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ EPS-95 پنشنرز کی کم از کم پنشن 7,500 روپے مقرر کی جائے۔ 78 لاکھ سے زائد EPS-95 پنشنرز مختلف سرکاری ونجی اداروں سے وابستہ رہ کر ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرچکے ہیں، لیکن آج وہ انتہائی کم پنشن پر گزر بسر کر رہے ہیں۔ 2013 میں کوشیاری کمیٹی، 2018 میں لیبر کی پارلیمانی کمیٹی اور EPFO کی اعلیٰ سطحی کمیٹی نے بھی پنشن 7,500 روپے سے 10,050 روپے کرنے کی سفارش کی تھی، مگر حکومت نے اب تک اس پر عمل نہیں کیا۔ ایم پی نریش مہسکے نے ایوان میں نشاندہی کی کہ بزرگ پنشنرز گزشتہ 7-8 سالوں سے اپنے حقوق کے لیے احتجاج کر رہے ہیں، مگر ان کی آواز کو مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ EPS-95 پنشن اسکیم میں فوری اصلاحات کی جائیں، پنشن کی رقم میں اضافہ کیا جائے، مہنگائی الاؤنس دیا جائے اور پنشنرز کو مفت طبی سہولیات فراہم کی جائیں، تاکہ ان کی زندگی کے آخری ایام عزت وسکون کے ساتھ گزر سکیں۔ واضح رہے کہ تھانے لوک سبھا حلقہ کے کئی پنشنرز اور تنظیموں نے حال ہی میں ایم پی نریش مہسکے سے ملاقات کرکے ان کے مسائل پیش کیے تھے، جس پر انہوں نے ان کا معاملہ پارلیمنٹ میں اٹھانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومت اس مطالبے پر کب اور کیا اقدام کرتی ہے۔

ٹھیکیداروں کی عدم ادائیگی کے خلاف احتجاج

ریاستی حکومت کے ٹھیکیداروں اور کارکنوں کا ضلع کلکٹر کے دفتر تک مارچ

تھانے: 10/مارچ (آفتاب شیخ) مہاراشٹر اسٹیٹ کنٹریکٹرز فیڈریشن کے ممبران، جنہوں نے ریاستی حکومت کے مختلف بنیادی ڈھانچے کے منصوبے مکمل کیے ہیں، طویل عرصے سے بقایا ادائیگیوں کے منتظر ہیں۔ اس تاخیر کے خلاف، فیڈریشن کے ڈویژنل صدر منگیش اولے کی قیادت میں احتجاجی مارچ نکالا گیا، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین علامتی خزانہ لے کر آئے اور وزیر خزانہ اجیت پوار سے مطالبہ کیا کہ وہ "محفوظ خزانے کا دروازہ کھولیں" تاکہ واجبات کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔ ٹھیکیداروں کا کہنا تھا کہ ریاست کے مختلف محکمے، بشمول محکمہ تعمیرات عامہ، دیہی ترقیات، جل جیون مشن اور آبی تحفظ، طویل عرصے سے واجبات کی ادائیگی میں تاخیر کررہے ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے فیڈریشن نے حکومت کو بارہا پانچ نکاتی مطالبات کا مسودہ پیش کیا، مگر سرکاری سطح پر کوئی سنجیدہ اقدامات نہیں کیے گئے۔ احتجاج کے دوران مظاہرین نے مہاتما گاندھی، چھترپتی شیواجی مہاراج اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسموں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ منگیش اولے نے اس موقع پر کہا کہ ریاست کے تمام ٹھیکیدار گزشتہ دو سالوں سے مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ کئی بار احتجاج اور مذاکرات کیے گئے، لیکن کوئی عملی اقدام نہیں اٹھایا گیا۔ ایکناتھ شندے کے وزیر اعلیٰ رہنے کے دوران بھی یہی مطالبات پیش کیے گئے تھے، لیکن وعدے وفا نہیں ہوئے۔ اب موجودہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور وزیر خزانہ اجیت پوار کو فوری مداخلت کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی ملک کو پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں، لیکن اگر حکومت ٹھیکیداروں کے بل ادا کرے تو اس سے خزانے کو بھی 22 فیصد ٹیکس کی شکل میں فائدہ پہنچے گا، جو معیشت کے استحکام میں معاون ہوگا۔ فیڈریشن نے ضلع کلکٹر کے توسط سے حکومت کو میمورنڈم پیش کیا، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ جب تک حکومت تمام منظور شدہ کاموں کے لیے فنڈز جاری نہ کرے، تب تک کسی بھی نئے ٹینڈر کا عمل شروع نہ کیا جائے۔ احتجاج میں فیڈریشن کے عہدیداران انل نلاواڑے، اتل گھرت، شیکھر نیتوانے، کلپیش کینے، سنتوش جے کر، درشنا شندے، وسنت پھلوار، وشال گائیکواڑ، بالکرشن ٹھاکرے، سنی لاڈ موہتے، چیتن شندے، تیوار یکر، راجو شیٹھ اور دیگر شریک ہوئے۔

محمد عمر کو کمپیوٹر سائنس و آئی ٹی میں پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 10 مارچ (پریس نوٹ) کنٹرولر شعبہ امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے بموجب شعبۂ کمپیوٹر سائنس و آئی ٹی کے اسکالر محمد عمر ولد جناب محمد اقبال کو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مقالہ کا عنوان "موثر ٹرانسپورٹیشن سسٹم کے لیے ڈیپ لرننگ کے ذریعے بگ ڈیٹا تجزیات اور پیشن گوئی" تھا۔ پروفیسر پردیپ کمار کی نگرانی میں انہوں نے اپنا مقالہ تحریر کیا۔ واضح رہے کہ محمد عمر بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ کمپیوٹر سائنس میں برسرکار ہیں۔

چینی معیشت کو بڑھتی ہوئی بین الاقوامی غیر یقینی صورتحال کا سامنا

بیجنگ۔ 9/مارچ۔ ایم این این۔ ایک اعلی اقتصادی عہدیدار نے کہا کہ چین کی معیشت کو بین الاقوامی ماحول میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال" کے ساتھ ساتھ ناکافی گھریلو طلب کا سامنا ہے۔ بیجنگ نے بدھ کے روز تقریباً پانچ فیصد سالانہ ترقی کا ہدف مقرر کیا، اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ملکی مانگ کو اپنا بنیادی معاشی محرک بنائے گا کیونکہ امریکہ کے ساتھ بڑھتی ہوئی تجارتی جنگ کی وجہ سے برآمدات کو نقصان پہنچا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے گزشتہ ماہ اسی طرح کے اقدام کے بعد اس ہفتے چینی درآمدات پر مزید بلینکٹ ٹیرف عائد کردیے۔ تاہم، چین کو "مکمل اعتماد" ہے کہ وہ اس سال ترقی کے اپنے ہدف تک پہنچ سکتا ہے، چین کے قومی ترقی اور اصلاحاتی کمیشن کے چیئرمین زینگ شانجی نے ایک نیوز کانفرنس میں بتایا۔ ژینگ نے کہا کہ ہمارے پاس اس سال کے تقریباً پانچ فیصد کے ترقی کے ہدف کو حاصل کرنے کی بنیادی حمایت اور ضمانت ہے۔"انہوں نے کہا کہ ہمیں اس پر مکمل اعتماد ہے۔ ژینگ نے بیجنگ کے سالانہ "دو سیشن" سیاسی اجلاسوں کے موقع پر بات کرتے ہوئے تسلیم کیا کہ" بیرونی ماحول میں غیر یقینی صورتحال مزید بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ "ہمیں کچھ مسائل کا بھی سامنا ہے جیسے ناکافی گھریلو طلب، کچھ صنعتوں اور کچھ کاروباری اداروں میں پیداوار اور آپریشن میں مشکلات۔

امریکہ نے اپنے شہریوں کو پاکستان کا نہ سفر کرنے کی ایڈوائزری جاری کی

واشنگٹن ڈی سی۔ 9/ مارچ۔ ایم این این۔ امریکی محکمہ خارجہ نے ایک ٹریول ایڈوائزری جاری کی ہے جس میں امریکی شہریوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ملک میں بڑھتے ہوئے دہشت گردانہ حملوں اور مسلح تنازعات کی وجہ سے پاکستان کے اپنے سفری منصوبوں پر نظر ثانی کریں۔ 8 مارچ کو ایکسپریس ٹریبیون کی ایک رپورٹ کے مطابق، امریکی حکومت نے خیبر پختونخوا، بلوچستان اور پاک بھارت سرحد کے ساتھ متعدد علاقوں کو"خطرے کے علاقے" قرار دیا ہے۔ یہ علاقے مسلح تصادم اور ممکنہ دہشت گردی کی سرگرمیوں کے زیادہ خطرے میں ہیں۔ محکمہ خارجہ نے خبردار کیا کہ دہشت گرد بغیر کسی وارننگ کے حملے کر سکتے ہیں، جس میں نقل و حمل کے مراکز، شاپنگ سینٹرز، فوجی تنصیبات، ہوائی اڈوں، یونیورسٹیوں اور عبادت گاہوں جیسے متعدد مقامات کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ وسیع خطرہ مقامی اور غیر ملکیسیاحوں دونوں کے لیے اہم خطرات کا باعث ہے۔ ایڈوائزری میں اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ ماضی میں پاکستان میں امریکی سفارت کاروں اور سفارتی علاقوں پر حملے کیے گئے ہیں، جس سے یہ خدشات پیدا ہوئے کہ ملک میں عوامی مقامات اور گاڑیاں اب اسی طرح کے حملوں کا شکار ہیں۔ بڑھتے ہوئے خطرات نے امریکہ کو اپنے شہریوں کو پاکستان میں سفر کرتے وقت چوکنا رہنے کا مشورہ دینے پر اکسایا ہے۔ پاکستان نے ابھی تک اس اونچی ٹریول ایڈوائزری کا عوامی طور پر جواب نہیں دیا ہے۔ تاہم، حالیہ مہینوں میں ملک میں تشدد میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، بلوچستان میں بلوچ لبریشن آرمی اور خیبر پختونخوا میں تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) دونوں کی پاکستانی سیکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپیں جاری ہیں۔ امریکی سفری انتباہ پاکستان میں سلامتی کی بڑھتی ہوئی صورتحال کو واضح کرتا ہے۔

ساجد ناڈیاڈ والا کی فلم 'سکندر' کے سلمان خان کے ہولی گانے 'بم بم بھولے' کا ٹیزر جاری!

ممبئی: 10/مارچ (ایم ملک) سلمان خان پر فلمائے گئے ہولی کے بہت انتظار کے ٹریک "بام بام بھولے" کا ٹیزر ریلیز ہوتے ہی سوشل میڈیا پر دھوم مچا رہا ہے۔ گانا ایک طاقتور ریپ کے ساتھ شروع ہوتا ہے جو گانے میں ایک مختلف وائب کا اضافہ کرتا ہے۔ رنگین، دھماکہ خیز مناظر اور پرجوش دھڑکنیں اس گانے کو ہولی کا بہترین ترانہ بناتی ہیں۔ ٹیزر نے شائقین کا جوش بڑھا دیا ہے، اب ہر کوئی اس کے مکمل ورژن کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہے! "بم بم بھولے" میں شیخ اسپائر، وائی-ایش اور حسین (بمبئی لوکل) کی طرف سے لکھا اور پرفارم کیا گیا ایک طاقتور ریپ پیش کیا گیا ہے، جو گانے میں ایک جھنجھلاہٹ کا اضافہ کرتا ہے۔ مزید یہ کہ اس ریپ میں کڈ ریپر بھیم راؤ جو گو، سرفراز شیخ اور فیضل انصاری (دی دھاراوی ڈریم پروجیکٹ) بھی شامل ہیں، جو ٹریک پر ایک کچا، پرجوش جذبہ ڈالتے ہیں۔ جیسے ہی دھڑکن کم ہوتی ہے، سلمان خان اپنے ٹریڈ مارک سویگ کے ساتھ انٹری کرتا ہے۔ ان کا دبنگ انداز ہر حرکت میں جھلکتا ہے، جو ہولی کے اس ٹریک کو اور بھی یادگار بنا دیتا ہے۔ توانائی، رنگوں اور موسیقی کا یہ زبردست امتزاج "بم بام بھولے" کو اس سال کی ہولی کا سب سے بڑا ہٹ گانا بنانے کے لیے تیار ہے۔ "بام بام بھولے" میں آپ کو طاقتور ڈانس سیکونسز، پرجوش دھڑکنیں اور رنگوں کا ایک دھماکہ دیکھنے کو ملے گا جو آپ کو بھرپور رقص کرنے پر مجبور کردے گا۔ موسیقار پریتم نے کمپوز کیا، ساجد ناڈیاڈ والا نے پروڈیوس کیا، اے آر۔ مروگا داس کی طرف سے ہدایت کی گئی، بم بم بھولے ایک شو اسٹاپر بننے کا وعدہ کرتا ہے۔ یہ گانا کل ریلیز ہونے کے لیے تیار ہے، لہٰذا موسیقی، تال اور سلمان خان کے بے مثال ڈانس موو کے شاندار جشن کے لیے تیار ہو جائیں۔

ڈاکٹر شنکرراؤ چوہان سرکاری میڈیکل کالج میں

جن اوشدھی یوجنا دن کے موقع پر پروگرام کا انعقاد

ناندیڑ:10 مارچ:(راست) ڈاکٹر شنکرراؤ چوہان سرکاری میڈیکل کالج اور اسپتال، وشنوپوری ناندیڑ کے آوٹ پیشنٹ ڈپارٹمنٹ میں، معزز وزیراعظم کی تصور سے شروع کی گئی جن اوشدھی یوجنا کے دن کے موقع پر پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد غریب اور ضرورت مند مریضوں کو مناسب قیمت پر معیاری ادویات خریدنے کی سہولت فراہم کرنا تھا۔ اس یوجنا کا پرچار اور فروغ شہریوں میں بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے کیا گیا تھا۔

یہ پروگرام رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر اجیت گوپچڑے کی اہم موجودگی میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام کی صدارت ڈاکٹر شنکرراؤ چوہان سرکاری میڈیکل کالج کے ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ نے کی۔ اس موقع پر وزیر

اعلیٰ امدادی فنڈ سیل کے مراٹھواڑہ ڈویژن کے سربراہ ڈاکٹر سچن امریکر، اسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر وجے کمار کاپسے، مائیکروبیالوجی ڈپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر سنجے کمار مورے، اناٹومی ڈپارٹمنٹ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر وائی ایچ چوہان، اور میڈیکل آفیسرز، عملہ، مریض اور مریضوں کے رشتہ دار موجود تھے۔ وزیراعظم نریندر مودی کی تصور سے شروع کی گئی وزیراعظم جن اوشدھی یوجنا کے بارے میں ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ نے اس موقع پر معلومات فراہم کیں۔ وزیراعظم جن اوشدھی یوجنا کی وجہ سے غریب اور ضرورت مند مریضوں کو انتہائی کم قیمت پر بہترین ادویات مل رہی ہیں۔ اس سے غریب اور متوسط طبقے کے خاندانوں کو صحت کے لحاظ سے بڑا فائدہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے اس یوجنا کا زیادہ سے زیادہ ضرورت مندوں کو فائدہ اٹھانے کی اپیل بھی کی۔ اس یوجنا کے ذریعے انتہائی کم قیمت پر ادویات کی دستیابی کی وجہ سے عام غریب اور ضرورت مند مریضوں کو اس کا بڑا فائدہ ملتا ہے۔ ڈاکٹر شنکرراؤ چوہان میڈیکل کالج اور اسپتال، وشنوپوری ناندیڑ میں اگلے دو سالوں میں کینسر اسپتال اور سپر اسپیشلٹی اسپتال شروع کرنے کے لیے حکومتی سطح پر کامیاب کوششیں کی جائیں گی۔ اس سے ناندیڑ ضلع کے مریضوں کو فائدہ ہوگا اور انہیں علاج کے لیے باہر جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور انہیں یہاں بہترین علاج اور سہولیات حاصل ہوں گی۔ یہ بات رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر اجیت گوپچڑے نے اس موقع پر کہی۔

بچوں کی انتہائی نگہداشت کے شعبہ میں الزامات کے معاملے میں انتظامیہ کی طرف سے مکمل تحقیقات

ناندیڑ، 10 مارچ: -عوام سے اپیل ہے کہ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی کسی بھی ویڈیو سے پریشان نہ ہوں اور ناندیڑ کے اس سرکاری میڈیکل کالج پر اپنا اعتماد برقرار رکھیں۔ غرباء اور ضرورت مندوں کے لیے معیاری علاج کا مرکز بننے کی سمت میں یہ اسپتال آئندہ بھی خدمات فراہم کرے گا، یہ یقین دہانی ڈاکٹر شنکرراو چوہان سرکاری میڈیکل کالج کے ڈین نے کرائی ہے۔ ڈاکٹر شنکرراو چوہان سرکاری میڈیکل کالج سے منسلک اسپتال میں بچوں کی انتہائی نگہداشت یونٹ کے وارڈ 7 میں کاکروچ ہونے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے معاملے میں کالج کے ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ نے وضاحت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کے علاج کے لیے اس اسپتال کو سب سے قابل اعتماد مقام سمجھتی ہے اور اس واقعہ کے سلسلے میں جانچ کی جا رہی ہے۔ اس واقعہ کی جانچ کے لیے اسپتال انتظامیہ کی طرف سے ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور اس معاملے میں گہرائی سے جانچ کی جا رہی ہے۔ اسپتال کی صفائی ستھرائی پر وقتاً فوقتاً اقدامات کیے جاتے ہیں۔ کاکروچ اور دیگر کیڑوں کو روکنے کے لیے اسپتال انتظامیہ کی طرف سے بایوکلین پیسٹ کنٹرول، بارشی روڈ، لاتور کمپنی سے پیسٹ کنٹرول کا کام کروایا جاتا ہے۔ مذکورہ کمپنی کو دوبارہ پیسٹ کنٹرول کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، اور کمپنی کی جانب سے پورے اسپتال میں دوبارہ پیسٹ کنٹرول کا کام کیا جا رہا ہے۔ اسپتال میں تعلیمی اور طبی خدمات پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے، اور مریضوں کی خدمات بہتر طریقے سے جاری ہیں۔ اسپتال انتظامیہ کی طرف سے صفائی ستھرائی کو انتہائی اہمیت دی جا رہی ہے اور متعلقہ شعبے میں فوری اقدامات کیے جا رہے ہیں، یہ معلومات ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ نے فراہم کی ہیں۔

ہر کسان کے لیے 'ایگریسٹیک' اسکیم کے فوائد ضروری

ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے کا مدکھیڑ تحصیل کا دورے

ناندیڑ:10/مارچ (ورق تازہ نیوز) مختلف اسکیموں کے فوائد حاصل کرنے کے لیے کسانوں کے لیے ایگریسٹیک یعنی کسان شناختی کارڈ ضروری ہوگا۔ ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے اس عمل میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے تاکہ کسانوں کے لیے یہ شناختی کارڈ موجود ہو۔ وہ آج مدکھیڑ تحصیل کے دورے پر تھے۔ ڈیجیٹل خدمات کے استعمال کے ذریعے زرعی شعبے میں تیز تر خدمات فراہم کرنے کے لیے ایگریسٹیک یعنی کسان شناختی کارڈ کا عمل شروع کیا گیا ہے۔ اگر کسانوں کے نام پر زرعی زمین ہے تو انہیں کسان شناختی نمبر دیا جاتا ہے۔ اس سے کسانوں کو

زرعی خدمات، سہولیات اور سرکاری اسکیموں کے فوائد شفاف طریقے سے حاصل ہوں گے۔ اس کے لیے 'ایگریسٹیک' کے نام سے ڈیجیٹل پلیٹ فارم تیار کیا گیا ہے۔ اس کی رجسٹریشن ہر مہا ای-سروس سینٹر پر جاری ہے اور ایگریسٹیک اسکیم کی گاؤں کی سطح پر مہم کے ذریعے تمام کسانوں کے شناختی کارڈ بنانے کے لیے اس اقدام کو انتظامیہ کی ترجیحی مہم بنایا گیا ہے۔ اس میں گروپ ڈیولپمنٹ آفیسر، نائب تحصیلدار، گاؤں کے ریونیو آفیسر، منڈل آفیسر، زرعی منڈل آفیسر، زرعی اسسٹنٹ، گاؤں کے ترقی آفیسر، گرام سیوک، ریونیو سیوک، پولیس پٹیل، روزگار سیوک، آنگن واڑی سیویکا، آشا ورکر، راستے کی قیمت کے دکان دار، اور سربراہ، گاؤں کے معزز شہری اور سماجی تنظیم کے عہدیدار حصہ لیں۔ سی ایس سی سینٹر کے آپریٹرز کو ایگریسٹیک ہدایت نامہ استعمال کرنے کی تربیت دی گئی۔ ضلع کلکٹر نے کہا کہ اس کا صحیح استعمال ہونا چاہیے۔ ضلع کلکٹر نے آج مدکھیڑ تحصیل کا دورہ کیا۔ انہوں نے مدکھیڑ تحصیل کے نیوگھا اور ڈونگرگاؤں گاؤں کا دورہ کر کے ایگریسٹیک منصوبے کے رجسٹریشن عمل کا معائنہ کیا۔ انہوں نے خود کچھ کسانوں کی رجسٹریشن مکمل کی اور شناختی کارڈ تقسیم کیے۔ انہوں نے تمام کسانوں سے خود کا کسان شناختی کارڈ حاصل کرنے کی اپیل کی۔ اس وقت ان کے ساتھ مدکھیڑ تحصیلدار آنند دیولگاؤں کر اور متعلقہ گاؤں کے گرام سطحی ملازمین اور کسان موجود تھے۔ ضلع کلکٹر نے بارڈ کے علاقے میں بارش کی نگرانی کے نظام کی بھی جانچ کی۔ انہوں نے پروگریسو کسان شری بالاجی اپوار کے فارم کا دورہ کیا اور اسٹرابیری اور دیگر پھلوں کی فصلوں کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ اس وقت انہوں نے زیادہ سے زیادہ کسانوں کو پروگریسو فارمنگ اپنانے کی اپیل کی۔

ایگریسٹیک اسکیم کے فوائد: .1 براہ راست سرکاری سبسڈی اور مدد- پی ایم کسان سمان ندھی سالانہ بینک کھاتے میں جمع ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ فصل انشورنس، فصل قرض کی منظوری، زرعی سبسڈی، کھاد اور بیج کی اسکیم کے تیز فوائد۔ .2 جدید زراعت کے لیے مدد- موسم کی پیشن گوئی، جدید زراعت کی مشاورت اور بازار کی قیمتوں کی معلومات، مٹی کی جانچ اور کھاد کی مشاورت۔ .3 ریاست اور مرکزی حکومت کی تمام زرعی اسکیموں میں ترجیح - نئی زرعی ٹیکنالوجی، اوزار اور آبپاشی کی اسکیمیں، تالاب، ڈرپ آبپاشی، گروپ فارمنگ اسکیم کے فوائد اور کسانوں کے لیے خصوصی رعایتوں کے لیے اہم۔

ریاستی بجٹ عوام کو سبز باغ دکھانے والا' حکومت کی انتخابی چال

مہایوتی حکومت کا بجٹ حقیقت سے دور، کھوکھلے وعدوں کا پلندہ: امول ماتیلے

ممبئی: این سی پی شرد پوار کے ترجمان اور ممبئی یوتھ ونگ کے صدر ایڈووکیٹ امول ماتیلے نے مہایوتی حکومت کے بجٹ کو انتخابی جھانسہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ بجٹ محض الفاظ کی بازیگری ہے، جبکہ عملی اقدامات ندارد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے کسانوں، خواتین، نوجوانوں اور عام عوام کو بڑے خواب دکھائے، مگر بجٹ میں ان وعدوں کی تکمیل کے لیے کوئی ٹھوس لائحہ عمل نظر نہیں آتا۔ ریاستی بجٹ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت کی کسان دوست پالیسیوں کے دعوے صرف زبانی جمع خرچ ثابت ہوئے ہیں۔ انتخابی مہم کے دوران کسانوں کو مکمل قرض معافی کا وعدہ کرنے والے آج خاموش ہیں۔ مہنگائی، پیداوار کی کم قیمت اور سرکاری خریداری کے فقدان نے کسانوں کو مزید بحران میں ڈال دیا ہے، مگر حکومت نے ان کے مسائل حل کرنے کے بجائے صرف تسلیاں دینے پر اکتفا کیا ہے۔ کسانوں کو امدادی قیمت میں اضافے کی کوئی ضمانت نہیں دی گئی، جبکہ سرکاری خریداری کے بجائے بازار کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ فصل بیمہ اسکیم کے تحت کسانوں کو ان کا جائز حق ملے گا یا پھر انشورنس کمپنیاں ہی فائدہ اٹھائیں گی؟ اس پر بھی حکومت کی پالیسی مبہم ہے۔

ایڈووکیٹ امول ماتیلے نے کہا کہ خواتین کے لیے اعلان کردہ اسکیمیں بھی محض نمائشی ثابت ہو رہی ہیں۔ 'لاڈکی بہین' اسکیم کے تحت 2100 روپے دینے کی یقین دہانی کرائی گئی تھی، مگر بجٹ میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ الٹا شرائط سخت کر دی گئی ہیں اور مالی امداد کی رقم سرے سے غائب ہو چکی ہے۔ خواتین کے تحفظ کے معاملے میں بھی حکومت کی کارکردگی مایوس کن ہے۔ ریاست میں خواتین کے خلاف جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے، مگر حکومت تماشائی بنی ہوئی ہے۔

این سی پی- ایس پی کے ترجمان نے کہا کہ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے وعدے بھی کھوکھلے نکلے۔ لاکھوں نوجوانوں کو سرکاری بھرتیوں کا لالچ دیا گیا تھا، مگر اب بھرتیاں ہی ختم کردی گئی ہیں۔ تعلیم کے لیے بجٹ میں کوئی خاص رقم مختص نہیں کی گئی، جبکہ سرکاری اشتہارات پر کروڑوں روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ حکومت کی توجہ تعلیمی وظائف اور بنیادی سہولتوں پر ہونی چاہیے تھی، مگر وہ صرف اپنی تشہیر میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر میں صنعتیں لگنے کے بجائے دوسری ریاستوں میں منتقل ہو رہی ہیں، جس سے ریاست کی معیشت پر منفی اثر پڑ رہا ہے۔ گجرات میں سرمایہ کاری تیزی سے بڑھ رہی ہے، مگر مہاراشٹر میں سرمایہ کار عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ حکومت نے اس اہم مسئلے پر کوئی ٹھوس حکمت عملی پیش نہیں کی، جس سے مہاراشٹر کی صنعتی ترقی متاثر ہو رہی ہے۔

ایڈووکیٹ ماتیلے نے کہا کہ حکومت کی ناکامیوں کی فہرست میں صحت اور بنیادی سہولتوں کی بدحالی بھی شامل ہے۔ دیہی علاقوں کے صحت مراکز خالی پڑے ہیں، سرکاری اسپتالوں میں دوائیں نہیں ملتیں، جبکہ وزراء کے لیے مہنگے نجی اسپتالوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ عوام کو بنیادی طبی سہولتیں دینے کے بجائے حکومت اپنی ترجیحات کہیں اور مرکوز کیے ہوئے ہے۔ پانی، بجلی اور سڑکوں کی خستہ حالی نے عوام کو شدید مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ مہایوتی حکومت کے بڑے بڑے دعووں کے باوجود دیہی اور شہری علاقوں میں بنیادی ضروریات کی فراہمی تسلی بخش نہیں ہے۔ عوام کو بہتر معیارِ زندگی دینے کے بجائے حکومت نے صرف اشتہارات اور اعلانات پر زور دیا ہے۔ ایڈوکیٹ امول ماتلے نے کہا کہ یہ بجٹ حکومت کی ناکامیوں کی داستان ہے۔ ریاست کو چلانے کے لیے حکومت کے پاس کوئی ٹھوس منصوبہ نہیں، مگر انتخابی وعدے بڑھ چڑھ کر کیے جا رہے ہیں۔ عوام کو ان کے حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے، جبکہ مخصوص سرمایہ داروں کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کو تسلیاں اور امیروں کو مراعات دینے والی پالیسی اب زیادہ دیر تک نہیں چلے گی۔ عوام حکومت کے کھوکھلے وعدوں کو سمجھ چکی ہے اور وقت آنے پر اسے اس کا جواب ضرور دے گی۔

دگرس ڈیم سے وشنوپوری ڈیم میں پانی چھوڑے جانے پر احتیاطی تدابیر کا انتباہ

ناندیڑ:10/مارچ (ورق تازہ نیوز) دیگرس اعلی سطح کے ڈیم سے کل صبح 11 مارچ کو صبح 6 بجے پانی چھوڑا جائے گا۔ اس لیے دریائی کنارے کے باشندوں کو احتیاطی تدابیر کی اپیل کی گئی ہے۔ دیگرس ڈیم سے کل صبح پانی چھوڑا جائے گا۔ دگرس ڈیم کے بعد انتیشو را علی سطح کا ڈیم اور پھر ناندیڑ کا وشنوپوری ڈیم ہے۔ وشنوپوری ڈیم سے ناندیڑ شہر کو پانی کی فراہمی ہوتی ہے۔ اس طرح پانی 60 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اس ڈیم میں پہنچے گا۔ لہذا دگرس سے ناندیڑ تک دریائی کنارے پر رہنے والے تمام دیہاتوں کے باشندے اپنی جان و مال، مال مویشی، اینٹ بھٹہ مواد اور دیگر کسی بھی نقصان سے بچاؤ کے لیے محتاط رہیں۔ پربھنی ضلع کے پالم تحصیل میں دیگرس کے اعلی سطح کے ڈیم کے انچارج نے ناندیڑ ضلع انتظامیہ کو اس سلسلے میں ہدایات دی ہیں۔ اس کے مطابق ناندیڑ ضلع انتظامیہ نے دریائی کنارے کے تمام باشندوں کو محتاط رہنے کی اپیل کی ہے۔

سحری میں بھول کر بھی نہ کھائیں یہ 5 چیزیں

روزہ کی حالت میں ہوسکتی ہے پریشانی

رمضان کا پاک مہینہ پورے آب و تاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔ رمضان میں روزے کے درمیان لوگ افطار و سحری میں طرح طرح کا کھانا کھاتے ہیں۔ بسا اوقات افطار و سحر میں کھانے میں بے احتیاطی کی وجہ سے روزہ داروں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سحری کے حوالے سے ہم یہاں 5 ایسی چیزوں کے بارے میں بتا رہے ہیں جن کے استعمال سے روزہ داروں کو بچنا چاہیے۔ یہ اس لیے ضروری ہے تاکہ وہ پُرسکون انداز میں رمضان کے بقیہ روزہ کو پورا کر سکیں۔

.1 فرائیڈ فوڈ (تلا ہوا کھانا): سحری میں زیادہ تلی، بھونی اور مسالے دار چیزیں کھانے سے بچیں۔ اس طرح کے کھانے میں غیر صحت بخش چکنائی (فیٹس) اور کیلوریز کی مقدار زیادہ ہوتی ہیں۔ خاص طور سے سموسے، پکوڑے، پوری، کچوڑی اور مٹن وغیرہ کا استعمال نہ کریں۔ سحری میں اس طرح کا کھانا کھانے کے بعد آپ کو پورے دن بدہضمی، کھٹی ڈکار، گیس جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

.2 نمک: سحری کے وقت نمک کا استعمال محدود مقدار میں ہی کریں تو بہتر ہے۔ دراصل زیادہ نمک کھانے سے جسم میں سوڈیم کی سطح بڑھ جاتی ہے، جس سے پانی کی کمی کا مسئلہ بڑھ جاتا ہے۔ اس سے آپ کو دن کے وقت میں زیادہ پیاس لگ سکتی ہے۔ اب جب کہ روزے کے دوران آپ پانی بھی نہیں پی سکتے ہیں تو ایسے میں نمک کے زیادہ استعمال سے روزہ کے دوران کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

.3 چائے/کافی: سحری میں چائے/کافی بھی بھول کر نہ پئیں۔ چائے اور کافی میں موجود کیفین بھی جسم میں پانی کی کمی کا باعث بنتی ہے، جس سے آپ کو روزے کی حالت میں زیادہ پیاس لگنے کا خدشہ ہے۔ اس کا نقصان یہ ہوگا کہ آپ روزے کی حالت میں پانی بھی نہیں پی سکتے، ایسے میں سنگین بیماری کا خدشہ لاحق ہوسکتا ہے۔ کیونکہ روزہ داروں کو عام طور پر پیاس کی اتنی ہی شدت محسوس ہوتی ہے جتنی کہ وہ برداشت کر سکتے ہیں۔ سحری میں چائے/کافی کی جگہ چھاچھ اور ناریل پانی کا استعمال کریں تو بہتر ہے۔

. 4 جوس اور سوڈا: سحری کے وقت فروٹ جوس، سوڈا اور دیگر اقسام کے انرجی ڈرنکس (مشروبات) پینے سے گریز کریں۔ ان مشروبات میں الگ سے چینی شامل کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے بلڈ شوگر لیول زیادہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ہائی بلڈ شوگر کھانے کی خواہش کو بڑھاتا ہے۔ اور اس بات سے سبھی لوگ واقف ہیں کہ روزے کے دوران نہ تو کچھ کھا سکتے ہیں اور نہ ہی کچھ پی سکتے ہیں۔ ایسے میں سحری میں اس طرح کے مشروبات کے استعمال سے بچنا چاہیے۔

.5 مسالہ دار کھانا کھانے سے پرہیز کریں:

مذکورہ بالا 4 چیزوں کے علاوہ زیادہ مسالے دار کھانا کھانے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ سحری کے وقت اس طرح کا کھانا کھانے سے ہیٹ برن اور ایسڈ ریفلکس کی پریشانی میں اضافہ کر سکتا ہے، جس سے آپ پورے دن خود کو بیمار محسوس کر سکتے ہیں، ساتھ ہی اس طرح کے کھانے سے پیاس کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ ایسے میں سحری کے وقت زیادہ مسالے دار کھانا کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

42 ہزار شہریوں کی شہریت منسوخ

کویت سٹی: کویت میں غیر معمولی طور پر گزشتہ 6 ماہ کے دوران تقریباً 42 ہزار شہریوں کی شہریت منسوخ کردی گئی۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق کویت کے حکام کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ ان شہریوں کی شہریت منسوخ کی گئی ہے، جنہوں نے دھوکہ دہی سے شہریت حاصل کی تھی۔ رپورٹس کے مطابق اس مہم نے غیر متناسب طور پر وہاں کے شہریوں کو بھی متاثر کیا ہے، بشمول وہ خواتین جنہوں نے کویتی شہری سے شادی کرنے کے بعد اپنی اصل قومیت ترک کر دی تھی۔ گزشتہ ماہ کویت میں حکام کی جانب سے 4135 خواتین سمیت 4141 افراد کی شہریت ختم کی گئی تھی۔ وزیر داخلہ کا کہنا تھا کہ شہریت سے محروم افراد کو وہ تمام مراعات حاصل ہوں گی جو پہلے تھیں۔ قبل ازیں کویتی وزارت صحت نے اعلان کیا تھا کہ شادی کے خواہشمند تمام افراد اپنا طبی معائنہ لازمی کرائیں۔ غیر ملکی جوڑوں کے لیے بھی یہ ٹیسٹ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد معاشرتی حوالے سے صحت کو برقرار رکھتے ہوئے موروثی امراض کا خاتمہ کرنا ہے۔ کویتی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ مذکورہ پابندی کا نفاذ صحت سے متعلق قوانین کو جدید خطوط پر استوار کرنے، صحت مند ازدواجی زندگی کو یقینی بنانے اور بین الاقوامی طبی معیارات کے مطابق طریقہ کار کو ہم ا?ہنگ کرنے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق یہ طبی معائنہ کویت میں ہونے والے تمام دستاویزی نکاح ناموں کے لیے لازم ہوگا، چاہے دونوں فریق کویتی ہوں، ان میں سے کوئی ایک کویتی ہو، یا دونوں غیر ملکی ہوں۔ مزید برا?ں، شادی سے قبل طبی معائنہ کے عمل کو مزید سہل بنانے کے لیے ڈیجیٹل ایپلی کیشنز کا استعمال بھی متعارف کرایا جائے گا

معصوم روزہ دار افضل خان کا عظیم حوصلہ

ناندیڑ۔ 11/مارچ (راست): ایمانی جذبہ عمر کا محتاج نہیں ہوتا اور اس کی بہترین مثال کھڑکپور کے رہائشی افضل خان نے پیش کی جنہوں نے محض 11 سال کی عمر میں چھ روزے مکمل کر کے ثابت کر دیا کہ ایمان اور حوصلہ بڑی عمر کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ دل کی سچائی اور اللہ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ افضل خان جو کہ جناب رؤف خان کے فرزند ہیں انہوں نے اس ماہِ مبارک میں اپنی کم عمری کے باوجود روزے رکھنے کا عزم کیا اور مسلسل چھ روزے مکمل کر لیے۔ ان کے اس روحانی حوصلے اور ایمانی جذبے کی خوشی میں ا?ج 9 مارچ کو روزہ رکھائی تقریب منعقد کی گئی جس میں ان کے والد، والدہ، دادی، نانی اور دیگر افرادِ خاندان نے شرکت کی۔ اس موقع پر افضل خان کی بھرپور حوصلہ افزائی کی گئی اور ان کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کو قبول فرمائے اور دین پر استقامت عطا فرمائے۔ افضل خان کی یہ ہمت اور ایمانی جذبہ نہ صرف ان کے خاندان بلکہ دیگر بچوں کے لیے بھی ایک مثال ہے کہ چھوٹی عمر میں بھی بڑے فیصلے کیے جا سکتے ہیں۔ ہم بھی اس ننھے روزہ دار کے حوصلے کو سلام پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے دین و دنیا میں کامیابی عطا فرمائے۔

حمدہ فاطمہ کا پہلا روزہ

ناندیڑ: حمدہ فاطمہ بنت عبدالشافع نے 9 مارچ کو آٹھ سال کی عمر میں اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا۔ اس بابرکت موقع پر خاندان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ دادا محترم عبدالشکور صاحب اور نانا عبدالش ?یل صاحب و دادی، نانی نے خصوصی دعائیں دیں کہ اللہ تعالیٰ حمدہ فاطمہ کو دین و دنیا کی کامیابی عطا فرمائے اور ہمیشہ استقامت نصیب کرے۔ گھر کے بزرگوں نے اس موقع پر محبت و شفقت کا اظہار کیا اور ننھی روزہ دار کی حوصلہ افزائی کی۔

شیخ ظہور نے زندگی کا پہلا روزہ رکھا

ناندیڑ: دس سالہ معصوم روزہ دار نے شیخ ظہور شیخ عمران ساکن نیلوفر کالونی سانگوی ناندیڑ نے گزشتہ روز اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا ہے۔ انھوں نے اپنے دادا' چاچا اور ماموں کے ہمراہ پہلی افطار کی۔ اللہ تعالیٰ حمدہ فاطمہ کو دین و دنیا کی کامیابی عطا فرمائے اور ہمیشہ استقامت نصیب کرے۔

مدھیہ پردیش کے سیدھی میں دو گاڑیوں میں شدید تصادم

8 مسافر ہلاک، 14 زخمی

مدھیہ پردیش کے سیدھی ضلع میں پیر کو ایک بڑا سڑک حادثہ پیش ا?یا۔ رات 2 بجے میہر ماتا مندر منڈن کرانے جا رہے عقیدت مندوں سے بھری گاڑی اور ٹرک کے درمیان ٹکر ہو گئی۔ اس حادثہ میں گاڑی میں سوار 8 لوگوں کی موت جبکہ 14 کے زخمی ہونے کی خبر ہے۔ سنگین طور سے زخمی لوگوں کو سنجے گاندھی، ریوا اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دیگر زخمی ضلع اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حادثہ اتنا خوفناک تھا کہ وہاں چیخ و پکار مچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوع پر پہنچی۔ اس کے بعد پولیس نے گاو?ں والوں کی مدد سے زخمیوں کو اسپتال میں پہنچایا۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا جبکہ حادثے کی جانچ کے لیے پولیس ا?گے کی کارروائی میں لگ گئی۔ شروعاتی جانچ میں پتہ چلا ہے کہ تیز رفتار اور لاپروائی کی وجہ سے یہ خوفناک حادثہ پیش ا?یا۔ بتایا جاتا ہے کہ گاڑی میں سوار لوگ میہر ماتا کا درشن کرنے کے لیے جا رہے تھے جہاں بچے کے منڈن کی رسم بھی ادا ہونے والی تھی۔

Akhil sevabhavi shikshan prasarak mandal, Nanded.

AL AZIZ INTERNATIONAL SCHOOL AND JUNIOR COLLEGE,

Chawalwala Complex, Near Quba Masjid, Degloor naka, Nanded.

Wanted

High School

1) English M.A, English B.Ed.	Post.1
2) Hindi M.A, Hindi B.Ed.	Post.1
3) Marathi M.A, Marathi B.Ed.	Post.1
4) Urdu M.A, Urdu B.Ed.	Post.1
5) Math MSc., Math. B.Ed	Post.1
6) Science MSc, B.Ed.	Post.1
7) Social Science M.A History B.Ed.	Post.1

Primary Section

1) English B.A, D.Ed	Post:1
2) Hindi B.A, D.Ed	Post:1
3) Marathi B.A, D.Ed	Post: 1
5) Urdu B.A, D.Ed	Post:1
6) Math BSc., D.ed	Post:1
7) Science BSc., D.ed	Post:1
8) Social science B.A D.ed 1	
9) Montessory D.Ed	Post:2

Date 19 March to 22 March

Timing. 11:00 AM to. 2:00 PM

With resume and original documents

AL AZIZ INTERNATIONAL SCHOOL AND JUNIOR COLLEGE NANDED

پرنٹر پبلیشر پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 6-229-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market, Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔